عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۷ شمارہ ۲

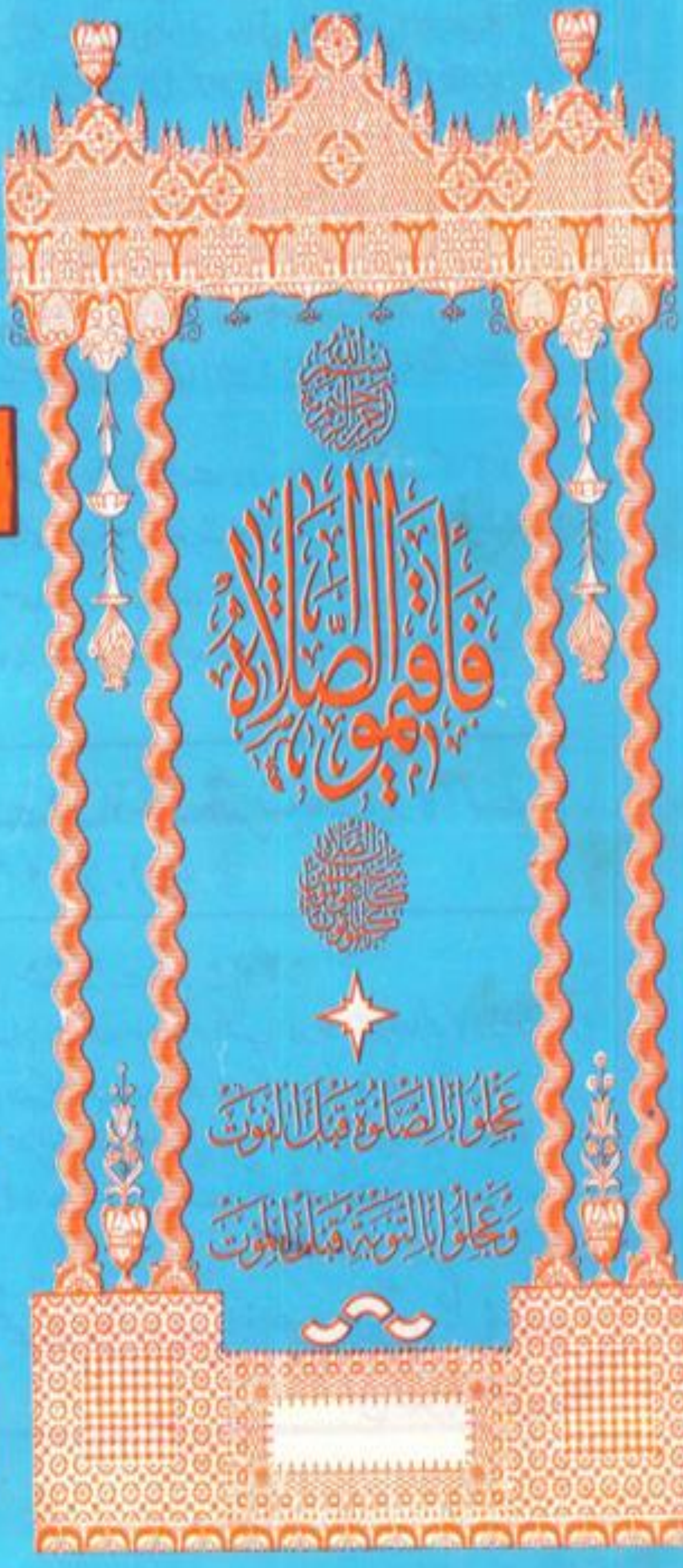

یہودیوں اور قادیانیوں کا خانہ کعبہ پر
قبضہ کرنے کا اشتعال انگیز منصوبہ

اسلام کا نظامِ عدل

مرزا کی کہانی ....
.... ماں بیٹے کی زبانی

قادیانیت، کشمیر کمیٹی
اور .... مسئلہ کشمیر

غدار کی تلاش

دینی مدارس کے طلبہ کیلئے خوشخبری

دارالعلوم اسلامیہ اشاعت القرآن ڈگری شہر کی قدیم اور دینی درس گاہ عرصہ تیس ۳۰ سال سے قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ اور درس نظامی بموافق وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی تعلیم سر انجام دے رہا ہے اور اکابر علماء کرام اور بزرگانِ دین کی تقاریر اور بیانات کا مرکز رہا ہے، جس سے ہر سال سالانہ جلسہ پر عوام الناس استفادہ کرتے رہے ہیں لیکن بانی ادارہ حضرت مولانا حافظ **محمد شفیع** صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مسلسل اور طویل علالت کے باعث درجہ کتب کا شعبہ موقوف رہا جو کہ ایک بہت بڑا دینی نقصان ہے۔ آپ مرحوم کے وصال کے بعد دارالعلوم ہذا کی منتظمہ نے اس عظیم دینی نقصان کو محسوس کیا۔ اور اس شعبہ کو دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔

اب الحمد للہ امسال شوال المکرم ۱۴۰۸ھ سے دوبارہ شعبۂ کتب کا اجراء ہو رہا ہے جس کیلئے جید عالم اور تجربہ کار مدرس حضرت مولانا حافظ **محمد اقبال** صاحب مظاہری فاضل مظاہر العلوم سہارنپور و ایم اے عربی و انگلش کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ لہذا دینی کتب پڑھنے والے طلبہ کے لئے نادر موقع ہے کہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

نوٹ: یہ دارالعلوم ہمیشہ سے محاذ ختم نبوت پر کام کرنے والے علمائے کرام کا مرکز رہا ہے

(۱) داخلہ ۵ شوال المکرم ۱۴۰۸ھ سے شروع ہوگا۔

(۲) مسافر طلبہ کے جملہ اخراجات طعام و قیام، کتب اور علاج و معالجہ کا دارالعلوم میں معقول انتظام ہے اور بیرونی طلبہ کو حسب درجہ وظائف بھی دیئے جائیں گے۔

(۳) **اپیل** نیز مخیر حضرات سے بھی اپیل ہے کہ وہ اس قدیم دینی درس گاہ کو زکوٰۃ و صدقات و خیرات ادا کرتے وقت یاد رکھیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

(مولانا) محمد اکرام الحق الخیری مہتمم دارالعلوم اسلامیہ اشاعت القرآن ڈگری شہر
ضلع تھرپارکر

ہفت روزہ
کراچی
ختم نبوت
انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ | ۱۷ شوال تا ۲۳ شوال ۱۴۰۸ھ بمطابق ۳ جون تا ۹ جون ۱۹۸۸ء | شمارہ نمبر ۲

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول
عبدالرحمن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت
حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ
سالانہ -/۱۰۰ روپے ـــ ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے ـــ فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
امریکہ، جنوبی امریکہ ـــ ۴۲۵ روپے
افریقہ ـــ ۳۷۵ روپے
یورپ ـــ ۳۷۵ "
ایشیا ـــ ۳۷۵ "

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ ـــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـــ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ـــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ـــ متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ـــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ـــ عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ ـــ حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ـــ ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری ـــ قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور ـــ محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر ـــ دین محمد فریدی
جھنگ ـــ غلام حسین
ٹنڈو آدم ـــ محمد راشد مدنی
پشاور ـــ مولانا نور الحق نور
لاہور ـــ مولانا کریم بخش
مانسہرہ ـــ سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ـــ مولوی فقیر محمد
لیہ ـــ حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان ـــ محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ـــ فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ ـــ محمد متین خالد
ملتان ـــ عطاء الرحمان
سرگودھا ـــ حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) ـــ نذیر احمد بلوچ
گجرات ـــ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ـــ قاری محمد اسمٰعیل رشیدی • اسپین ـــ راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ـــ
امریکہ ـــ چوہدری محمد شریف نگرونی • ڈنمارک ـــ محمد ادریس • ٹورنٹو ـــ حافظ سعید احمد
دوبئی ـــ قاری محمد اسماعیل • ناروے ـــ میاں اشرف مجاہد • ایڈمنٹن ـــ عامر رشید
ابوظبی ـــ قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ـــ محمد زبیر افریقی • مونٹریال ـــ آفتاب احمد
لائبیریا ـــ ہدایت اللہ شاہ • ماریشس ـــ محمد اخلاص احمد • " ـــ محمود یوسف
بارباڈوس ـــ اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ـــ اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ ـــ اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ـــ عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ ـــ محمد اقبال • بنگلہ دیش ـــ محی الدین خان •

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمن یعقوب باوا ـــ طابع: سید شاہد حسن ـــ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ـــ مقام اشاعت: ۲۰/اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

یہودیوں اور قادیانیوں کا خانہ کعبہ پر قبضہ کا اشتعال انگیز منصوبہ

قادیانیوں کے لیے پاکستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کی زمین تنگ ہوچکی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین اور ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل نے پوری دنیا میں ان کا ناطقہ بند کر دیا ہے۔ پہلے پاکستان میں قادیانیوں کا سالانہ جلسہ ہوتا تھا لیکن جب سے قادیانی زندیقوں کے لیے تبلیغ ممنوع قرار پائی اس وقت سے ان کا وہ جلسہ بند ہو چکا ہے۔ اس سال انہوں نے اپنا سالانہ جلسہ کرنے کے لیے بہت ہاتھ پاؤں مارے لیکن منہ کی کھائی اور خوب ذلت اٹھائی۔

اب انہوں نے اس کے متبادل لندن کے نزدیک اپنے قائم کردہ مرکز میں جلسہ کرنا شروع کر دیا ہے جس میں پوری دنیا سے وفود پہنچنے کے بعد بھی حاضری برائے نام ہوتی ہے۔ نیز وہ جلسہ سخت سیکیورٹی کے پہرے میں منعقد ہوتا ہے البتہ قادیانیوں کے اصل مرکز "قادیان" میں ان کا جلسہ اب بھی ہو رہا ہے لیکن اس میں بھی حاضری زیادہ نہیں ہوتی۔ گذشتہ سال کے جلسۂ قادیان میں دہلی کے ایک انگریزی ہفت روزہ ریڈی اینس کے ایڈیٹر جلسہ دیکھنے قادیان گئے واپسی پر انہوں نے بیان دیا کہ!

وہ قادیانیوں کے مقصد اور مشن کو سمجھنے کے لیے ان کے جلسے میں گئے تھے لیکن جلسے کو دیکھنے اور ان کے ذمہ داروں سے تفصیلی گفتگو کے بعد بھی یہ معلوم نہ ہو سکا کہ قادیانی مذہب کا مقصد وجود کیا ہے؟ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ کیا کر رہے ہیں اور ان کی تنظیم کا پروگرام کیا ہے؟

"وہ بتاتے ہیں کہ قادیان کا سالانہ جلسہ ۲۰، ۲۱ دسمبر ۸۷ء کو ہوا تھا۔ ہر جلسے کے بارے میں پریس کو توقع ہوتی ہے کہ وہ کوئی قرارداد منظور کرکے اپنا مقصد اہل دنیا کو بتائے گا لیکن ایسی کوئی قرارداد اس جلسے میں منظور نہ ہوئی۔"

البتہ کلکتہ میں متعین ایک قادیانی مبلغ سلطان احمد ظفر سے گفتگو کے بعد مدیر ریڈی اینس کو قدرے جھلک ملی کہ قادیانیوں کا پروگرام اور عزائم کیا ہیں۔ قادیانی مبلغ ظفر نے کہا۔

"ہمارا اصلی مقصد امت مسلمہ کو قائل کرنا ہے ہمارا نبی اصل نبی تھا اس لحاظ سے کعبہ ہماری تحویل میں ہونا چاہیے، کعبہ پر قبضہ ہمارا مقصد منتہٰی ہے۔"

مدیر ریڈی اینس کہتے ہیں "جب قادیانی مبلغ نے کعبے پر قبضے کی بات کی تو میں ایک لمحے کے لیے دم بخود رہ گیا۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی تھی کہ قادیانی کعبے پر کیسے قبضہ کریں گے۔ کوئی مسلم ملک ان کے دعوے کو پسند نہیں کرتا، پھر وہ قبضے کی کارروائی کہاں سے شروع کریں گے؟"

مدیر موصوف چونکہ قادیانیت کی اصل حقیقت سے ناواقف ہیں اس لیے وہ قادیانیت کو سمجھنے کے لیے قادیان گئے تھے اور واقعتاً انہوں نے جلسہ سے واپسی کے بعد جو انکشاف کیا وہ ان لوگوں کو عجیب سا لگا ہوگا جو مدیر موصوف کی طرح قادیانیت کی اصل حقیقت سے ناآشنا ہیں لیکن جو قادیانیت کو جانتے ہیں وہ اس بات کی تصدیق کریں گے کہ قادیانیت کا بیج یہود و نصاریٰ نے اس لیے بویا تھا کہ دنیا سے عربی نبوت کا تصور ختم کیا جائے اور عجمی نبوت کے تصور کو اجاگر کیا جائے، مکہ معظمہ کی عظمت کو گھٹایا اور قادیان کی عظمت کو بڑھایا جائے اور مدینہ منورہ کے مقابلے میں "احمد نگر" کے تصور کو عام کیا جائے

چنانچہ ہم جب مرزا قادیانی اور دوسرے قادیانیوں کی تصنیفات کو دیکھتے ہیں تو قادیانیوں کی تمام تر تعلیمات انہیں گمراہ کن تصورات کے گرد گھومتی نظر آتی ہیں۔ مثلاً مرزا قادیانی خود یہ لکھتا ہے کہ قرآن میں جس محمد رسول اللہ ؐ کا ذکر ہے اس کا مصداق میں ہوں۔ جبکہ دوسری جگہ خود قرآن کے بارے میں یہ کہتا ہے کہ قرآن میرے منہ کی باتیں ہیں۔ وہ یہ بھی تصور دیتے ہیں کہ اصلی قرآن وہ ہے جو قادیانیوں کے پاس ہے جس میں قادیان کا بھی ذکر ہے کیونکہ جو قرآن مسلمانوں کے پاس ہے اس میں قادیان کا کہیں ذکر نہیں۔ بات یہیں تک ختم نہیں ہوتی، مرزا قادیانی نے یہ بھی بکواس کرگیا ہے کہ حضور ؐ پہلی رات کے (بے نور) چاند تھے اور میں چودھویں رات کا (پوری آب و تاب سے روشن) چاند ہوں۔ مرزا قادیانیوں نے کعبۃ اللہ کے مقابلے میں قادیان کو ارض حرم قرار دیا ہے اس کا مشہور شعر ہے جسے قادیانی جھوم جھوم کر پڑھتے ہیں۔

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

قادیانی اپنے سالانہ جلسہ کو ظلی حج قرار دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام خیالات اور تصورات اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ قادیانی اسلام اور امت مسلمہ دونوں کے دشمن اور یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ یا جاسوس ہیں اور اسی لیے وہ خانہ کعبہ پر قبضہ کا ناپاک سودا اپنے دماغ میں سمائے ہوئے ہیں۔

مدیر موصوف نے ایک قادیانی مبلغ سے کعبۃ اللہ پر قبضہ کرنے کے انکشاف کے بعد یہ سوال اٹھایا ہے کہ وہ کیسے اس پر قبضہ کریں گے؟ یہ کارروائی کہاں سے شروع کریں گے؟۔

ہمارے خیال میں اول تو ایسا ہوگا نہیں انشاء اللہ! لیکن اگر قادیانیوں نے دل کی بات کہہ ڈالی ہے تو پھر وہ اس منصوبے کو اسرائیل میں بیٹھ کر پایہ تکمیل تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اسرائیل میں قادیانیوں کا مشن موجود ہے وہ یہودی فوج میں ہزاروں کی تعداد میں بھرتی ہیں کوئی قادیانی مبلغ جب وہاں جاتا یا واپس آتا ہے تو اسرائیل کے صدر سے ملاقات کرتا ہے یہودیوں کے بھی یہی عزائم ہیں جو قادیانیوں کے ہیں۔

اگلے روز ملکی اخبارات میں شہ سرخی کے ساتھ یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ اسرائیل نے خانہ کعبہ پر حملہ کرکے قبضہ کا پروگرام بنایا ہے۔ اگر اسرائیل نے ایسا کیا تو قادیانی بھی پیچھے نہیں رہیں گے۔ جب وہ اسرائیل کی فوج میں بھرتی ہیں تو وہ کیسے پیچھے رہ سکتے ہیں؟

بھارتی صحافی کے انکشاف قادیانیوں کے گمراہ کن عقائد اور اس حقیقت کے بعد کہ قادیانی تو مغربی استعمار اور یہودیوں کے جاسوس ہیں تمام امت مسلمہ کی بالعموم اور اسلامی ممالک کی بالخصوص یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس ٹولے کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں۔ سعودی عرب جسے خادم الحرمین ہونے کا شرف حاصل ہے وہاں اگرچہ قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہے لیکن وہ اب بھی سینکڑوں کی تعداد میں وہاں موجود ہیں انہیں فوراً وہاں سے نکال باہر کیا جائے ورنہ یہ کھائیں گے سعودی عرب کا اور ناچیں گے اسرائیل کے اشارے پر۔

یہاں ایک اور اہم مسئلہ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے اور وہ ہے سامراج کے مشہور انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام کا ۔ یہ شخص اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کے نام سے جس اسلامی ملک میں چاہتا ہے چلا جاتا ہے۔ اس ملک میں جاکر یہ شخص وہاں پر موجود قادیانیوں کے ذریعے تخریب کاری کو ہوا دیتا ہے۔ اس لیے اسلامی ممالک خصوصاً سعودی عرب کو چاہیے کہ وہ اس سامراجی دلال کو گھاس نہ ڈالے اور اسے اسلامی سائنس فاؤنڈیشن سے بھی علیحدہ کیا جائے۔

بائیکاٹ
مشہور مشروب ساز فیکٹری شیزان کا سرمایہ قادیانی تبلیغ اور مسلمانوں کو مرتد بنانے پر خرچ ہوتا ہے اس کا بائیکاٹ کرنا ہر عاشقِ رسول ؐ کا فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ صرف پاک مال قبول کرتے ہیں

حضرت شیخ الحدیث
مولانا محمد زکریا صاحبؒ

علامہ سیوطیؒ نے مرقاۃ الصعود میں نقل کیا ہے کہ ستر نوافل ایک فریضہ کی برابری کرتے ہیں اس لئے فرض کو بہت اہتمام سے ادا کرنا چاہیے کہ اس کی تھوڑی سی کوتاہی سے نوافل کا بہت بڑا ذخیرہ اس میں دفع ہو جاتا ہے۔ اور فرائض میں اہتمام کے باوجود احتیاط کے طور پر نوافل کا بہت بڑا ذخیرہ اپنے نامۂ اعمال میں محفوظ رکھنا چاہیے۔ دوسرا مضمون حدیث بالا میں یہ تھا کہ جو شخص حرام مال جمع کرکے اس میں سے صدقہ کرے اس کو صدقہ کا ثواب نہیں ہے۔ بہت سی روایات میں یہ مضمون ذکر کیا گیا کہ حق تعالیٰ شانہ حلال مال سے صدقہ قبول کرتے ہیں۔ غلول، مال غنیمت میں خیانت کو کہتے ہیں۔ علماء نے لکھا ہے کہ غلول کا تذکرہ اس وجہ سے فرمایا کہ غنیمت کے مال میں سب کا حصہ ہوتا ہے۔ تو جب ایسے مال کا صدقہ جس میں خود اپنا بھی حصہ ہے، قبول نہیں ہوتا، تو جس مال میں اپنا کوئی حصہ نہ ہو اس میں سے صدقہ بطریق اولیٰ قبول نہ ہوگا۔

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہوا ہے کہ جو شخص حرام مال کماتا ہے وہ اگر خرچ کرے تو اس میں برکت نہیں ہوتی۔ صدقہ کرے تو قبول نہیں ہوتا۔ پیچھے میراث کے طور پر چھوڑ جائے تو گویا جہنم کا توشہ چھوڑ گیا۔

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص حلال مال کماوے، اس کا زکوٰۃ کا ادا نہ کرنا اس مال کو خبیث بنا دیتا ہے، اور جو شخص حرام مال کماوے، اس کا زکوٰۃ ادا کرنا اس مال کو طیب نہیں بناتا (در منثور)

قرآن پاک میں بہت سی آیات نازل ہوئی ہیں جن میں سے متعدد آیات دوسری فصل میں یعنی مال خرچ نہ کرنے کی وعید میں گذر چکی ہیں۔ جن کے متعلق علماء نے تصریح کی ہے کہ یہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے میں ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ جتنی وعیدیں گذری ہیں وہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر جب کہ زکوٰۃ بالاجماع فرض ہے بطریق اولیٰ شامل ہوں گی چنانچہ:۔

(۱) والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ (الآیۃ) جو دوسری فصل کی نمبر ۵ پر مع ترجمہ گذر چکی ہے۔ جمہور صحابہ کرامؓ اور جمہور علماء کے نزدیک زکوٰۃ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اور جو سخت عذاب اس آیت شریفہ میں ذکر کیا گیا وہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے لیے ہے، جیسا کہ اس کے ذیل میں بھی گذر چکا اور متعدد احادیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشاد سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ جو عذاب اس آیت شریفہ میں ذکر کیا گیا، کہ اس کے مال کو تپا کر اس شخص کی پیشانی کو اور پہلو وغیرہ کو اس سے داغ دیا جائے گا۔ یہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا عذاب ہے۔ اللہ ہی اپنے فضل سے محفوظ رکھے کہ پکتے ہوئے دھات کا ذرا سا داغ بھی سخت اذیت پہنچانے والا ہوتا ہے، چہ جائیکہ جتنا زیادہ مال ہو اتنے ہی زیادہ داغ آدمی کو دیئے جائیں گے۔ چند روز ان سونے چاندی کے ٹھیکروں کو اپنے پاس رکھ کر کتنی سخت مصیبت کا سامنا ہے۔

(۲) ولا یحسبن الذین یبخلون بما اٰتٰھم اللہ من فضلہ (الآیۃ) یہ آیت شریفہ بھی مع ترجمہ کے دوسری فصل کے نمبر ۳ پر گذر چکی ہے اور اس کی تائید میں بخاری شریف کی حدیث سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بھی گذر چکا ہے کہ جس شخص کو اللہ جل شانہ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو، وہ مال سانپ بن کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا اور وہ کہے گا، کہ میں تیرا مال ہوں، تیرا خزانہ ہوں۔ سانپ جس گھر میں نکل آتا ہے، دہشت کی وجہ سے اندھیرے میں اس گھر میں جانا بھی مشکل ہو جاتا ہے کہ کہیں لپٹ نہ جائے۔ لیکن اللہ کا پاک رسول ؐ فرماتا ہے کہ یہی مال جس کو آج محفوظ خزانوں اور لوہے کی الماریوں میں رکھا جاتا ہے، زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر کل کو سانپ بنا کر تمہیں لپٹا دیا جائے گا۔ گھر کے سانپ کا لپٹنا ضروری نہیں محض احتمال ہے کہ شاید وہ لپٹ جائے۔ اور اس شاید کے احتمال پر بار بار فکر و خوف ہوتا ہے کہ کہیں ادھر سے نہ نکل آئے اُدھر سے نہ نکل آئے۔ اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر اس کا عذاب یقینی ہے مگر پھر بھی اس کا خوف ہم کو نہیں ہوتا۔

طبّی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ

ختمِ نبوّۃ

سابقہ : چشتیہ دواخانہ ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]

چشتی ، نقشبندی ، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

ھُوالشافی ——— افتخارُ الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت
○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز " انگریزی علاج " سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کرلیں ○ عام طور پر حکماء امراضِ مخصوصہ کے لئے مشہور کردیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے
○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگواسکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر ، زعفران ، کستوری ، سُچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقاتِ مطب

موسمِ گرما ، ۷ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء

موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء

جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت ، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی ، فون ۵۵۱۶۷۵

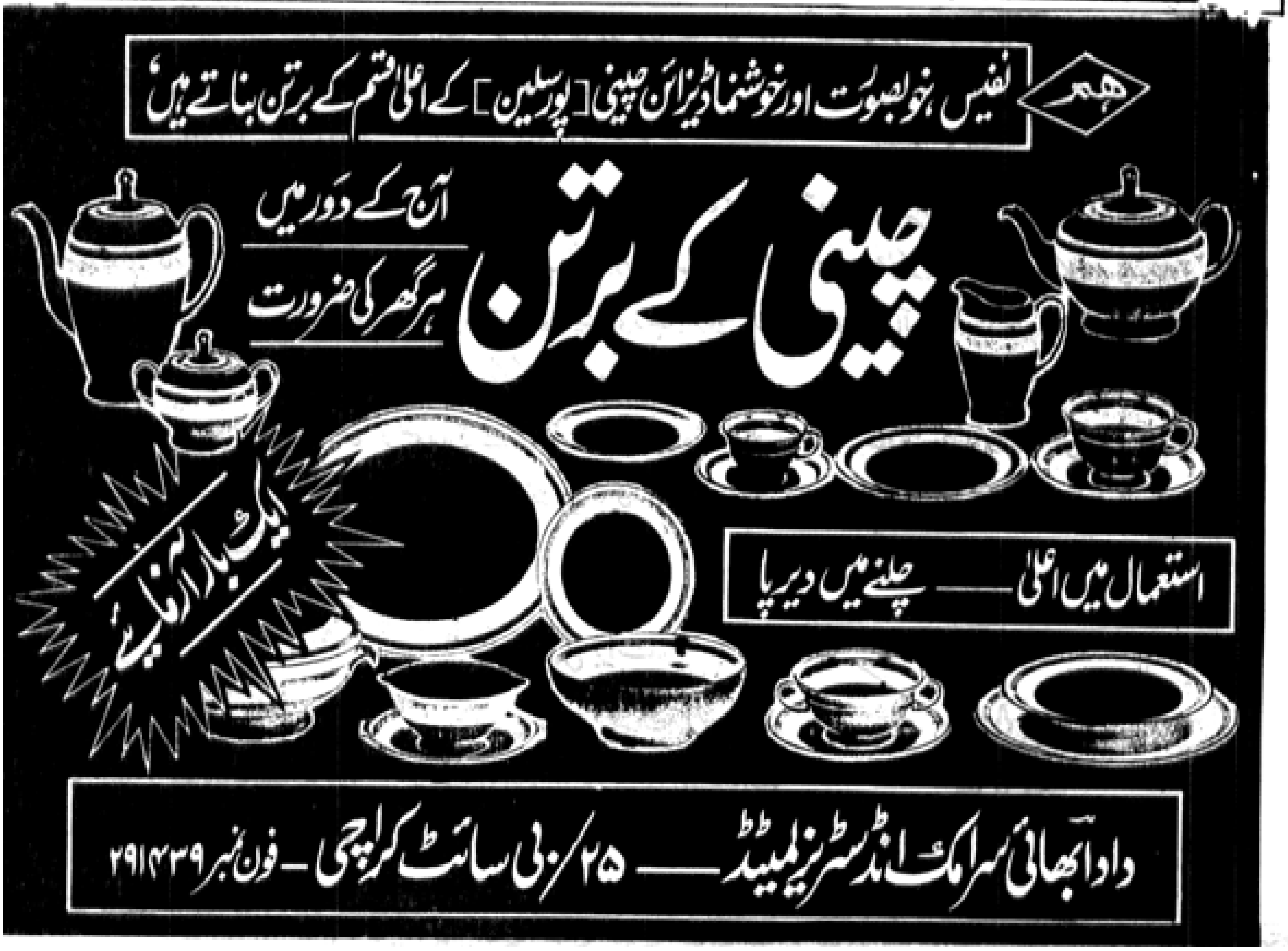

نوادرات امیر شریعت

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ

مرسلہ: محمد ندیم طاہر ــــ رحیم یار خان

شاہ جیؒ عام طور پر فرماتے تھے کہ میں نصف صدی اس ملک کے چپہ چپہ پر پھرا ہوں میری قوم کی نفسیات یہ ہیں کہ یہ ڈنڈے والے کے آگے اور دولت والے کے پیچھے بھاگتی ہے۔

کیا اسلامی نظام فٹ نہیں

شاہ جیؒ نے ایک دفعہ اسلامی نظام کی خوبیوں پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ بعض لوگ معترض ہیں کہ آج کل اسلامی نظام فٹ نہیں بیٹھتا۔ پھر سمجھانے کے لیے ایک مثال پیش کی کہ ایک ماہر درزی نے جسم کے اعضاء اور تناسب کا لحاظ رکھتے ہوئے قمیص تیار کی پہننے والے کو فٹ آ گئی بعد میں اسے تشنج ہو گئی اعضا کا تناسب جاتا رہا ایک ہاتھ آگے کو لمبا ہو کے اکڑ گیا۔ دوسرا پیچھے کی طرف مڑ گیا۔ ایک ٹانگ ٹیڑھی ہو گئی اور دوسری چھوٹی ہو گئی۔ پیٹ کبڑا اور چھاتی اندر کو دھنس گئی ان حالات میں وہ قمیص میں عیب ڈھونڈتا ہے اور کہتا ہے یہ فٹ نہیں ہے اور درزی پر بھی معترض ہے کہ اس نے صحیح نہیں بنائی۔ اب آپ خود ہی بتائیں کہ یہ قمیص ان پر فٹ ہے یا یہ منحوس ہی ان فٹ ہو گیا۔ تمہارے منہ کا ذائقہ صفراوی بخار سے تلخ ہو چکا ہے تم کو میٹھی چیز بھی کڑوی لگتی ہے۔ یہ دوا اور غذا کا قصور نہیں تمہارے منہ کے ذائقہ کی خرابی ہے۔

پھر آپ نے حکومت کر لی

شاہ جیؒ بیٹھک میں بیٹھے پان لگا رہے تھے مولانا غلام مصطفیٰ بہاولپوری بھی موجود تھے انہوں نے ازراہ تفنن کہا۔ شاہ جی اگر میری حکومت ہو تو پان سگریٹ پر پابندی عائد کر دوں۔ شاہ جیؒ نے شفقت و محبت بھری نظروں سے مولانا کو دیکھا اور کہا۔ بیٹا آپ نے بھی کر لی حکومت، اور پھر ایک واقعہ سنا ڈالا کہ احرار کے عالم شباب میں ایک بہت بڑے اجتماع سے میں مخاطب تھا اور احرار کے پروگرام کو پیش کر رہا تھا کہ اگر احرار کی حکومت ہوئی تو چکلے بند اور فحاشی کا خاتمہ ہو جائے گا شرابی زانی اور چور وغیرہ کو شرعی سزائیں ملیں گی۔ جلسہ میں ایک بوڑھا جو میری تقریر پوری دلجمعی کے ساتھ سن رہا تھا فوراً بول اٹھا۔ ہاں شاہ جی پھر آپ نے کر لی حکومت۔

کھانے سے روزہ نہ ٹوٹنے کا نسخہ

ایک وکیل صاحب نے روزہ کے دنوں میں ازراہ مذاق کہا شاہ جی کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمائیں جس سے روزہ بھی نہ ٹوٹے اور آدمی کھاتا پیتا بھی رہے؟ فرمایا سہل ہے کاغذ قلم لے کر لکھو! ایسا مرد چاہیئے جو وکیل صاحب کو صبح صادق سے مغرب تک جوتے مارتا جائے۔ وکیل صاحب جوتے کھاتے جائیں غصہ پیتے جائیں اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

شیطان کی جرأت

شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو نہیں مانا ابدی لعنت کو قبول کر لیا مگر منافقت نہ کی۔ اگر اس کو مشورہ دیتے نہیں مانتا آدم علیہ السلام کو دل سے نہ سہی ظاہراً تو سجدہ کر دے۔ مقابلہ کرکے کیوں جہنمی بنتا ہے۔ اگر وہ باطل کے لیے اتنی صلاحیت استقامت کا ثبوت دے تو ہم حق کے لیے کیوں نہ دیں۔

انگریز کی فطرت

شاہ جیؒ اپنے اکابر کی طرح انگریز کی دھوکا دہی بازی کی فطرت کو اچھی طرح سمجھتے تھے۔ چنانچہ فرماتے انگریز کی فطرت کا خمیر سانپ کے زہر سے اٹھایا گیا ہے اور اپنی غذا کے لیے اسے انسانی خون کی جو چاٹ پڑی ہوئی ہے بڑی مشکل سے چھوٹے گی۔

سورۃ الرحمٰن

امیر شریعت شاہ پور تقریر کے لیے تشریف لائے تو مولانا عبدالکریم صاحب کے ہاں قیام فرمایا۔ پوچھنے لگے کہ کتنے بچے ہیں، میں نے عرض کیا ابھی تک بے اولاد ہوں آپ نے اسی وقت ہاتھ اٹھائے اور دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے شاہ جی کی دعا نے شرف قبولیت اختیار کی اور ڈیڑھ سال کے بعد میرے ہاں مسعود الرحمٰن تولد ہوا جب دوبارہ شاہ جی ہٹھٹی سیداں سے واپس ہوئے تو مولانا عبدالکریم صاحب نے اپنے مکان میں ٹھہرایا اور مسعود الرحمٰن کو پیش کیا کہ یہ جناب کا مرید ہے۔ شاہ جی نے نام پوچھا تو مولانا نے ازراہ مذاق بتایا کہ نام مختصر ہے مسعود الرحمٰن ولد لی شہر رمضان فی ملک پاکستان۔

شاہ جیؒ نے مسکرا کر فرمایا ابھی نام چھوٹا ہے سورۃ الرحمٰن ساتھ لگا لو تو بہتر ہے۔ اس سے ساری مجلس کشت زعفران بن گئی۔

اکابرین امت کے چند لطائف

قاضی محمد اسرائیل گڑنگی، مانسہرہ

(۱) ایک دفعہ ایک انگریز نے امام انقلاب حضرت شاہ عبدالعزیز سے سوال کیا کہ ہماری قوم کے سو پچاس آدمی جب کسی جگہ جمع ہوتے ہیں تو سب کے سب ایک ہی رنگ و روپ کے نظر آتے ہیں۔ بخلاف آپ لوگوں کے کہ ہر ایک نئی طرح کا کوئی گورا، کوئی کالا، کوئی سانولا، اس کا کیا سبب ہے؟ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا ایک طرح پر ہونا کچھ فخر و مباہات کی بات نہیں کیونکہ سو گدھوں کو ایک جگہ پر جمع کیجئے تو سب ایک ہی رنگ کے جمع ہوں گے بخلاف گھوڑوں کے کوئی کمیت، کوئی سرنگ، کوئی سبزہ، کوئی نقرہ کوئی سمند ہوتا ہے۔ اور ان کے اوصاف بھی ویسے ہوتے ہیں۔ طاقت، جوانمردی دلیری، ملک گیری، یہ کمال گدھوں میں کہاں ہے؟

انگریز دم بخود ہو گیا اور شرمندہ ہو کر چلا گیا یہ شاہ ولی اللہ کے فرزند ارجمند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا جواب تھا یہ حضرت شاہ اسمٰعیل شہید کے سگے چچا تھے۔

(۲) ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت امام شافعی سے پوچھا کہ میری بیوی کے پاس ایک کھجور تھی۔ میں نے اس کو یہ کہہ دیا کہ اگر تو کھجور کھائے تو بھی طلاق اور اگر نہ کھائے تو بھی طلاق بتائیں اب میں کیا کروں؟

حضرت امام شافعی نے کہا کہ فکر کی کوئی بات نہیں آدھی کھجور کھا لے اور آدھی کھجور پھینک دے۔

(۳) حضرت مولانا جامی جب زیارت حرمین شریفین سے فارغ ہو کر بغداد آئے تو وہاں کے ایک بہت بڑے بزرگ پیر بہ عراقی آپ سے اس حلیے میں ملنے آئے کہ ان کے اور ان کے مریدوں کے بدن پر اونٹ کی پشم کے لباس تھے۔ مولانا جامی سے ملتے ہوئے انہوں نے کہا ما جمال الٰہی دیدیم (ہم نے آپ کی ملاقات کر کے اللہ تعالیٰ کے جمال کا مشاہدہ کیا)۔ مولانا جامی نے اس طرح جواب دیا۔

ما نیز جمالِ الٰہی دیدیم (ہم نے بھی آپ کی زیارت کر کے اللہ تعالیٰ کے اونٹ دیکھے ہیں۔

جمال عربی کا لفظ ہے اگر اس پر زبر ہو تو معنی ہو گا حسن۔ اور اگر جیم پر زیر ہو تو معنی ہو گا اونٹ یہاں مولانا جامی نے نفیس مزاح فرمایا ہے۔

(۴) آپ کو معلوم ہے کہ محمد علی جوہر نے آزادی کے لئے کتنی قربانیاں دی ہیں جنکو ہم ہمیشہ یاد کریں گے ان کے بارے میں ہے کہ۔

ایک دفعہ گاندھی جی اور محمد علی جوہر ایک جلسے میں شرکت کے لئے پونا میں اکٹھے ہوئے۔ گاندھی جی کی عادت تھی کہ صبح سیر کو نکل جاتے۔ ایک روز مولانا محمد علی جوہر بھی گاندھی جی کے ساتھ ہو گئے۔ پونا میں ایک کنواں تھا۔ گاندھی جی نے اس کے اندر جھانکتے ہوئے کہا کہ یہ کنواں شیوا جی کے نام پر موسوم ہے۔ اور اس پانی میں مجھے آج بھی ان کی صورت نظر آتی ہے۔ مولانا جوہر نے بھی خوب اندر جھانک کر دیکھا کچھ دیر سنجیدگی سے دیکھتے رہے۔ اور پھر بولے آپ واقعی ٹھیک کہتے ہیں کہ شیوا جی کی صورت مجھے بھی نظر آتی ہے لیکن ذرا غور سے دیکھیں ٹھیک اس کے سر کے قریب مجھے عالمگیر کا پھٹا ہوا جوتا بھی دکھائی دے رہا ہے کیا وہ آپ کو نظر نہیں آتا۔ مطلب یہ تھا کہ مولانا کا کہ جہاں آپ کے شیوا جی کا سر ہے۔ وہاں عالمگیر کا پھٹا جوتا بھی ہے۔

(۴) مولانا جوہر ہی کے متعلق ہے کہ تحریک خلافت ترک موالات کے سلسلے میں مولانا جوہر کو بیجا پور کی جیل میں قید کر دیا گیا۔ ایک دن جیل کا معائنہ کرنے وہاں کا کلکٹر (انگریز) آیا اس نے مولانا جوہر ہی کے کمرہ کو دیکھ کر ان سے کہا کہ یہ جگہ نہایت عمدہ ہے آپ یقیناً آرام سے ہوں گے۔ مولانا کو معلوم تھا کہ کلکٹر کی رہائش ایک قدیمی محل میں ہے مولانا نے سنجیدگی سے جواب دیا کہ آپ کا یہ خیال ہے تو پھر آیئے ہم تبادلہ کر لیتے ہیں آپ میری جگہ پر آ جائیں میں آپ کی جگہ چلا جاؤں گا۔

(۵) ایک دن۔۔۔ کاتب وحی صحابی رسول حضرت امیر معاویہ نے ایک بہت بڑے عالم حضرت احنف بن قیس سے پوچھا۔ زمانہ کا کیا حال ہے؟

حضرت احنف نے جواب دیا زمانہ آپ ہیں آپ اگر درست ہیں تو زمانہ بھی درست ہے۔ اور اگر آپ بگڑ گئے تو پھر زمانہ کا خدا حافظ۔

بقیہ : بزمِ ختمِ نبوۃ

کہ نبی خاتم النبیین کے جاں نثاروں نے دھرتی پر جینا حرام کر دیا تو یہ لوگ نئے جال کے ساتھ درپردہ سازشوں میں مصروف ہیں۔ اب یہ تعلیمی اداروں کے سربراہوں کو خطوط ارسال کر رہے ہیں، جس میں اپنی تبلیغ کا مشن جاری رکھے ہوئے ہیں۔ آج ایک خط موصول ہوا۔ اس کو آپ کے دفتر میں بھیج رہا ہوں انشاء اللہ عنقریب مزید خطوط کا سراغ لگا کر دفتر کو ارسال کروں گا۔ آپ حکومت کو توجہ دلائیں، نہ معلوم حکمراں مرزائیوں سے خوفزدہ کیوں ہیں، جبکہ دن رات اسلام کا نام لیتے نہیں تھکتے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی کو کامیاب و کامران فرمائے۔ آمین۔

دل کا سکون

حاجی محمد مدنی حاجی دریا خان و کھی کوٹھو کراچی

الحمد للہ رسالہ ختم نبوت اللہ کے فضل و کرم سے ہر ہفتہ پڑھتا ہوں دل کو چین آنکھوں کو سکون ملتا ہے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے رسالہ باقاعدہ وقت پر پہنچتا ہے میں سب مسلمانوں کو اپیل کرتا ہوں کہ ختم نبوت کے خریدار بنیں اور دجالوں کا بائیکاٹ کریں رسالہ خود پڑھیں اور اپنے مسلمان بھائی نادار غریب کو دے کر دیں تاکہ ہر ایک مسلمان گمراہی سے بچے۔

نجوم ہدایت

مولانا سعید احمد انصاری

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

نام ونسب :

سہل نام' ابو العباس' ابو مالک' ابو یحیٰی کنیت' سلسلہ نسب یہ ہے۔ سہل بن سعد بن مالک بن خالد' بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج۔

ہجرت نبوی سے ۵ سال قبل پیدا ہوئے' باپ نے حزن نام رکھا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو بدل کر سہل کر دیا۔

اسلام :

ہجرت سے پیشتر حضرت سہل کے والد سعد بن مالک نے مذہب اسلام قبول کر لیا تھا' بیٹے نے اسی باپ کے سایہ عاطفت میں پرورش پائی تھی۔

غزوات اور دیگر حالات :

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری مدینہ کے وقت ان کا سن ۵ سال کا تھا۔ دو برس کے بعد غزوہ بدر پیش آیا۔ اس وقت یہ ہفت سالہ تھے ، لڑائی سے قبل ان کے والد نے انتقال کیا۔ اور حضرت سہل کو یتیم چھوڑ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی ختم ہونے کے بعد اور مجاہدین کی طرح ان کے باپ کا بھی حصہ لگایا کیونکہ وہ جنگ کا عزم کر چکے تھے۔

غزوہ احد میں وہ اور لڑکوں کی طرح شہر کی حفاظت کر رہے تھے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چشم زخم پہنچا' اور دھویا گیا' اس وقت آپ کے پاس آ گئے تھے۔

۵ھ میں غزوہ خندق ہوا' با ایں ہمہ صغر سنی جوش کا یہ عالم تھا کہ خندق کھودتے اور مٹی اٹھا اٹھا کر کندھے پر لے جاتے تھے۔

غزوات مابعد میں بھی میدان جنگ کے قابل نہ ہو سکے۔ ۱۵ برس کا سن ہوا' اور تیغ زنی کے قابل ہوئے تو خود سرور عالم ﷺ نے سفر آخرت کا سفر اختیار فرمایا' یہ ۱۱ھ کا واقعہ ہے۔

۷۴ھ میں حجاج بن یوسف ثقفی کا دست سیاست دراز ہوا' تو ان کو بلا کر پوچھا کہ تم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد کیوں نہ کی؟

جواب دیا کی تھی۔

بولا جھوٹ کہتے ہو"

اس کے بعد حکم دیا کہ ان کی گردن پر مہر لگا دی جائے یہ عتاب ان بزرگوں کو ذلیل کرنے اور اثر زائل کرنے کے لیے کیا گیا تھا حضرت انس اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ بھی اسی جرم میں ماخوذ تھے۔

وفات :

سن مبارک ۹۶ سال تک پہنچ چکا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال و کمال کے دیکھنے والوں سے مدینہ خالی تھا۔ دیگر صوبے بھی صحابہ کے سایہ سے عموماً محروم ہو چکے تھے۔ وہ خود فرمایا کرتے تھے کہ مر جاؤں گا تو کوئی قال رسول اللہ کہنے والا باقی نہ رہے گا۔ آخر ۹۱ھ میں بزم قدس نبوی کی یہ ٹمٹماتی ہوئی شمع بھی بجھ گئی۔

فضل وکمال :

حضرت سہل رضی اللہ عنہ مشاہیر صحابہ میں ہیں۔ اکابر صحابہ کے فوت ہونے کے بعد ان کی ذات مرجع انام بن گئی تھی' لوگ نہایت ذوق وشوق سے حدیث سننے آتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اگرچہ صغیر السن تھے تاہم آپ سے حدیث کافی سنی تھی' بعد میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' عاصم بن عدی' عمرو بن عبسہ سے اس فن کی تکمیل کی' مروان سے بھی چند روایتیں لیں۔ اگرچہ وہ صحابی نہ تھے رواۃ حدیث اور تلامذہ خاص کی ایک جماعت تھی جن میں بعض کے نام یہ ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ' حضرت سعید بن مسیب' ابو حازم بن دینار زہری' ابو سہیل صبحی' عباس رضی اللہ عنہ بن سہل (لڑکے تھے) وفاء بن شریح حضرمی' بن میمون حضرمی' عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی ذباب' عمرو بن جابر حضرمی۔

روایات کی تعداد ۱۸۸ ہے۔ جن میں سے ۲۸ متفق علیہ ہیں۔

اخلاق :

حب رسول کے نشہ میں چور تھے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ستون کے سہارے کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ ایک روز منبر کا خیال ظاہر فرمایا' حضرت سہل رضی اللہ عنہ اٹھے اور جنگل سے منبر کے لیے لکڑی کاٹ لائے۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیر بضاعہ سے پانی پلایا تھا۔

حق گوئی خاص شعار تھی' آل مروان میں سے ایک شخص مدینہ کا امیر ہو کر آیا' حضرت سہل کو بلا کر کہا کہ علی رضی اللہ عنہ کو برا کہو انہوں نے انکار کیا تو کہا کہ اچھا اتنا ہی کہہ دو کہ " خدا (نعوذ باللہ) ابو تراب پر لعنت کرے" حضرت سہل نے جواب دیا کہ یہ علی رضی اللہ عنہ کا محبوب ترین نام تھا اور آپ اس نام سے بہت خوش ہوتے تھے' اس کے بعد ابو تراب کی وجہ تسمیہ بتلائی تو اس کو بھی خاموش ہونا پڑا۔

صحابہؓ کے دل حضورؐ کی محبت سے سرشار تھے

مولانا سید منظور احمد شاہ آسی مانسہرہ

غزوہ بنی مصطلق سے واپسی پر میرے آقا اپنے پروانوں کے جھرمٹ میں مریسیع کے چشمے پر جمع تھے۔ ایک مہاجر صحابی حضرت جہجاہ اور ایک انصاری صحابی سنان بن وبرہ جہنی کے درمیان پانی کی وجہ سے جھگڑا ہو گیا۔ مہاجر صحابی کے ہاتھ سے انصاری صحابی زخمی ہو گئے، اسی اثناء میں دونوں نے اپنا اپنا مخصوص قومی نعرہ لگایا اور دونوں صحابہ کی قوم کے افراد جمع ہو گئے، قریب تھا کہ جھگڑا طول پکڑ لیتا اور تلواریں نیان سے نکل آتیں، نبی کریم کو پتہ چلا آپ جلدی تشریف لائے اور فرمایا: مابال دعوی الجاھلیۃ یعنی تمہارے اندر یہ دعویٰ جاہلیت کہاں سے آگیا، دعوھا فانھا منتنۃ = اس نعرہ کو چھوڑ دو یہ بدبودار ہے، میں ایسے دعاوی کو مٹانے کے لئے آیا ہوں، آپ کے اس فرمان سے جھگڑا فی الفور ختم ہو گیا اور تمام صحابہ باہم شیر و شکر ہو گئے گویا کوئی بات ہوئی ہی نہیں اور سنان بن وبرہ جو زخمی ہو گئے تھے انھوں نے اپنا حق معاف کر دیا۔

منافقین کی ایک جماعت اس غزوے میں شریک تھی اور رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی بھی ساتھ تھا، جب اس نے اس واقعہ کو دیکھا تو ایک مجلس میں اس نے کہا یہ مہاجر جو مکہ سے آئے تم نے اپنے مال اور جائیدادیں ان کو دیں، یہ تمہاری روٹیوں پر پلے ہیں، آج تمہارا ہی مقابلہ کرتے ہیں اور انھیں آج یہ جرأت بھی ہو گئی کہ وہ تمہیں زخمی کر رہے ہیں، اگر تم نے اب بھی اپنے انجام کو نہ دیکھا تو آئندہ یہ تمہارا جینا دوبھر کر دیں گے، اس لئے تمہیں چاہئے کہ اب ان مہاجروں کی امداد بند کر دو، مجبور ہو کر خود بھاگ جائیں گے، اور جب اس غزوہ سے واپسی پر تم مدینہ میں پہونچ جاؤ تو جو تم میں عزت والا ہے وہ ذلیل کو باہر کر دے یعنی حضورؐ اور مہاجرین صحابہ کو۔ اس کے ان الفاظ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ منافقون میں فرمایا ہے: لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ الآیۃ۔ ابن ابی کی مراد عزت والے سے انصار کی جماعت اور خود عبد اللہ ابن ابی کی جماعت مراد تھی اور ذلیل سے مراد مہاجرین اور معاذ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مراد تھے، اس مجلس میں حضرت زید بن ارقمؓ بھی موجود تھے، جو اس وقت نوعمر اور کمسن تھے، جب انھوں نے عبد اللہ بن ابی کے نازیبا الفاظ سنے تو فوراً بول پڑے اور ابن ابی کو جواب دیا کہ تو ہی ذلیل و خوار ہے، رسول اکرمؐ اور آپ کے صحابہؓ تو عزت والے ہیں جب ابن ابی نے دیکھا کہ یہاں تو زید بن ارقم بھی موجود ہیں اور یہ تو میرا سارا بھانڈا پھوڑ دیں گے اور ساری بات نبی کریم کو بتا دیں گے جس سے میرا نفاق ظاہر ہو جائے گا تو فوراً پینترا بدل کر کہنے لگا کہ بیٹا یہ بات تو میں نے ویسے ہی مذاق میں کہدی ہے، رسول اللہ کے خلاف تو ہم کوئی بات کرنے کی جسارت نہیں کر سکتے، حضرت زید بن ارقم فوراً اٹھے اور پوری بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش گذار کر دی، کہ عبد اللہ ابن ابی نے یہ باتیں کی ہیں، آپ نے جب یہ باتیں سنیں تو آپؐ کے چہرۂ انور میں ناراضگی اور غصہ کے اثرات ظاہر ہوئے۔ حضرت زید ابن ارقمؓ سے فرمایا کہ زید ہو سکتا ہے اس نے یہ باتیں نہ کی ہوں یا تم سمجھ نہ سکے ہوں، تم اپنی طرف سے تو جھوٹ نہیں بول رہے؟ حضرت زید ابن ارقمؓ نے عرض کی: یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے یہ باتیں اپنی طرف سے نہیں کیں بلکہ میں نے تو اس کو جواب بھی دیا ہے اور یہ بات پورے لشکر میں پھیل گئی۔ جب آنحضرتؐ نے عبد اللہ ابن ابی کو بلا کر تحقیق کی تو اس بوڑھے منافق نے انکار کر دیا اور قسمیں اٹھائیں کہ میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی، اس نے اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جب یہ بات پورے لشکر میں پھیل گئی تو انصار نے حضرت زید ابن ارقم کو ملامت کی کہ تم نے خواہ مخواہ قوم کے سردار پر تہمت لگائی اور بدنام کیا ہے۔ حضرت زید ابن ارقمؓ نے فرمایا بخدا قسم میں جھوٹ نہیں بول رہا، بھلا مجھے کسی سے کیا عداوت۔ جب اس منافق نے نبی کریمؐ کے بارے میں اور صحابہؓ کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کئے تو میں برداشت نہیں کر سکا، اگر خدانخواستہ میرا باپ بھی یہ الفاظ استعمال کرتا تو پھر بھی میں نبی کریمؐ کو بتا دیتا۔ ادھر جب سیدنا فاروق اعظمؓ نے یہ باتیں سن لیں تو عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیں میں اس منافق کی گردن مار دوں آپ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! لوگ کہیں گے کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کرا دیتا ہے، حضرت عبد اللہؓ جو اسی ابن ابی منافق کے لڑکے تھے اور پکے مسلمان تھے ان کا نام نامی بھی باپ کے نام پر عبد اللہ ہی تھا۔ ان کو جب یہ پتہ چلا کہ نبی کریم میرے والد کو قتل کرنے والے ہیں، خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ آپ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں تلوار میری ہو اور سر میرے باپ کا ہو آپ کے قدموں میں لا کر رکھ دوں، ایسا نہ ہو کہ کوئی اور مسلمان قتل کر دے اور میں اپنے باپ کے قاتل کو برداشت نہ کر سکوں! آپ نے فرمایا نہیں عبد اللہ میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے اور نہ ہی میں یہ چاہتا ہوں جب نبی کریمؐ نے ایسے حالات دیکھے تو لشکر کو حکم دیا کہ فوراً کوچ کرو۔ آپ کا مقصد یہ تھا کہ جب سفر ہم شروع کریں گے تو جو تلخی یا کشیدگی پیدا ہو چکی ہے وہ ختم ہو جائیگی، آپ خود اپنی ناقہ قصویٰ پر سوار ہوئے اور لشکر نے سفر شروع کر دیا، سارا دن اور ساری رات نبی کریمؐ نے سفر جاری رکھا اور چاشت کے وقت جب دھوپ تیز ہوئی تو آپؐ نے پڑاؤ ڈالا۔ جب صحابہ منزل پر اترے تو تھکے ماندے تھے، نیند نے آلیا اور سو گئے

ادھر جب سفر شروع تھا تو زید ابن ارقم فرماتے ہیں میں بھی اپنی سواری نبی اکرم کے پاس لیجاتا مجھے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور مطلع فرمائیں گے اور ساری صورت حال واضح ہو جائیگی، میں بار بار اپنی سواری کو آپ کی سواری کے قریب لیجاتا اور بہت غور سے نبی کریم کو دیکھتا کہ کب آپ کا رابطہ اللہ سے قائم ہو، اچانک میں نے دیکھا کہ آپؐ پر وحی کے نازل ہونے کی کیفیت طاری ہوئی، سانس پھولنے لگا، پسینہ بہنے لگا اور آپ کی اونٹنی بوجھ سے دبنے لگی۔ اس وقت سورۃ منافقون نازل ہوئی، جس میں اللہ تعالیٰ نے منافقوں کا سارا پول کھول دیا اور ابن ابی اور دیگر منافقین کی قسموں کا بتلایا گیا کہ یہ جھوٹی قسمیں اٹھا کر اپنے آپ کو سچا کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے یہ جھوٹے ہیں۔ حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ جب آپؐ پر وحی نازل ہو رہی تھی تو میری سواری آپ کی سواری سے ملی ہوئی تھی، وحی کے ختم ہونے کے بعد آپؐ نے اپنی سواری سے اپنا مبارک ہاتھ بڑھایا اور میرا کان محبت سے پکڑا اور فرمایا: یا غلام قد صدق اللہ حدیثک ونزلت سورۃ المنافقین فی ابن ابی من اولہا الی آخرھا۔

ترجمہ :۔ اے لڑکے! اللہ نے تیری بات کی تصدیق کر دی اور ابن ابی کے اس واقعہ میں پوری سورۃ منافقون نازل فرما دی۔ اور یوں اللہ تعالیٰ نے حضرت زید بن ارقمؓ کی تصدیق فرما دی۔ نبی کریم چلتے چلتے مدینہ کے نزدیک وادی عقیق کے قریب پہنچے تو یہاں عبد اللہ بن ابی کے صاحبزادے حضرت عبد اللہؓ نے آگے بڑھ کر اپنے باپ کا راستہ روک لیا باپ کی اونٹنی کو پکڑ کر بٹھایا، تلوار ہاتھ میں لی اور اونٹنی کے گھٹنے پر پاؤں رکھ کر اس سے کہا اے ابا جان! میں قطعاً آپ کو مدینہ میں داخل نہ ہونے دوں گا جب تک تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیں اور تم نے رسول اللہؐ کو اور صحابہ کو جو برے الفاظ کہے ہیں ان کی وضاحت نہ کریں اور جب تک تم تین دفعہ یہ نہ کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کرام عزت والے ہیں اور میں ذلیل ہوں۔ حضرت عبد اللہؓ نے اپنے باپ عبد اللہ بن ابی کو گھیرا ہوا تھا اور پاس سے گذرنے والے صحابہؓ کرام حضرت عبد اللہؓ کو کہہ رہے تھے کہ اپنے باپ کے ساتھ نرمی برتو۔ یہاں تک کہ نبی کریمؐ تشریف لے آئے تو عبد اللہ بن ابی نے تین دفعہ کہا کہ میں ذلیل ہوں اور نبی کریمؐ اور صحابہؓ کرام عزت والے ہیں۔ میں تو مدینہ کے عورتوں اور بچوں سے بھی زیادہ ذلیل ہوں، سب عزت والے ہیں۔ نبی کریم قریب پہونچ گئے، پوچھا، ماجرا کیا ہے؟ اور آپ نے حضرت عبد اللہ سے فرمایا کہ اپنے باپ کا راستہ چھوڑ دو، انھیں جانے دو۔ چنانچہ اسے چھوڑ دیا گیا۔

حضرات صحابہؓ کی محبت کا اندازہ کریں کہ نبی کریمؐ کی سب سے زیادہ محبت ان کے دلوں میں تھی یہاں تک کہ ماں، باپ، بہن، بھائیوں اور تمام دنیا سے زیادہ آپ سے محبت تھی، کیوں نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہؓ کرام کو نبی کریمؐ کی صحبت کے لئے چن لیا، حضورؐ خود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کے دلوں میں جھانکا تھا اور ان میں خلوص ہی خلوص اور محبت ہی محبت آنحضرتؐ کے لئے پائی تو انہیں آپ کیلئے چن لیا، ایسے مخلص ساتھی اللہ تعالیٰ نے انبیاء سابقین کو بھی نہیں عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں کہ:

اولئک الذین امتحن اللہ قلوبہم للتقوی الخ...

ترجمہ: یہی وہ صحابہ تھے جن کا اللہ نے امتحان لیا تقویٰ کیلئے ان کے لئے مغفرت اور بخشش ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحابہؓ کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ◻◻

بقیہ : نظام عدل

بعد خلفائے راشدین نے بھی شرعی سزاؤں پر پوری طرح عمل درآمد کرایا۔ ان شرعی سزاؤں پر عمل کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ معاشرہ جو پہلے قتل و غارتگری اور اخلاقی گراوٹ کا شکار تھا اب اس میں امن و انصاف کی حکمرانی تھی، کسی کو اپنی جان و مال اور عزت و آبرو کے لٹ جانے کا خوف نہ تھا مگر موجودہ دور میں معاملہ مختلف ہے، آج قانون نافذ کرنے والے اور معاشرہ میں امن و امان کے ذمہ دار خود بدعملی اور نفاق کا شکار ہیں، بقول صدر مملکت آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے، ملک میں رشوت، چور بازاری اور بدعنوانی اپنے عروج پر ہے، مجرم دندناتے پھر رہے ہیں اور انھیں کوئی پوچھنے والا ہی نہیں، ملک میں دیگر عدالتوں کے علاوہ شرعی عدالتیں بھی قائم ہیں مگر آج تک نہ تو کسی چور کا ہاتھ کاٹا گیا اور نہ ہی کسی زانی کو سنگسار کیا گیا۔ لالچ، دھمکی یا دباؤ سے انصاف کی راہ میں رکاوٹ ڈالی جاتی ہے امن و امان کے قیام کے لئے پولیس کا کردار خاص اہمیت کا حامل ہے، مگر بعض دفعہ جرائم کی تفتیش سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پولیس خود اس میں ملوث ہے، جب قانون نافذ کرنیوالے ہی جرائم کرنے لگیں تو پھر انصاف کی توقع کس سے کیجائے؟ بہرحال ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی نظام عدل کو صحیح معنوں میں نافذ کیا جائے اور شرعی حدود و تعزیرات پر پوری طرح عمل درآمد کرایا جائے تاکہ ملک میں امن و سلامتی کی فضا پیدا ہو اور تخریب کاروں کی حوصلہ شکنی ہو سکے۔

بقیہ : ملک دشمنی

کر لیجیے۔ دونوں کو انھی ہتھکڑی لگائیے اور اکٹھے ہی سات دن کے لئے حوالات میں دیکھیے۔ کھانے کو پانی اور نمک کے سوا کچھ نہ دیجیے۔ اور پھر سات دن تک تحقیقات کیجیے اور ہم دونوں کو عدالت میں پیش کر دیجیے۔ مرزا محمود چاہیں تو اپنا وکیل چوہدری سر ظفر اللہ بالقابہ کو مقرر کر لیں اور میں اپنی وکالت آپ ہی کروں گا۔ اور پھر اگر یہ ثابت ہو جائے کہ میں یا میری پارٹی غدار ہے تو لاہور سے لے کر پشاور تک مجھے میرے اہل و عیال، تمام ساتھیوں، دوستوں، اور سب کے سب پارٹی کو درختوں سے لٹکا کر پھانسی دے دو۔ اور اگر مرزا بشیر الدین اور اس کی جماعت غدار ثابت ہو جائے تو قادیان سے دہلی تک تمام قادیانی درختوں سے الٹے لٹک رہے ہوں۔

اس بیان کی اشاعت کے بعد ”ایوان محمود“ میں کھلبلی مچ گئی۔ افسوس قادیانیوں نے اس چیلنج کو قبول کیا نہ حکومت ایسا کر سکی۔

رزقِ طیب

رزق کی پاکیزگی، اخلاق پاکیزگی کو دیتا ہے جو شخص اس بات کی احتیاط رکھے کہ میرا رزق حلال ہے۔ اسے اخلاق کے دیگر شعبوں کا بھی دھیان نہیں ہو سکتا۔

حلال اسے کہتے ہیں جس پر کوئی شرعی بندش نہ ہو اور وہ طیب ہے جو پاکیزہ اور پرلطف ہو۔ مسلمان کے لئے وہی چیز پاکیزہ اور پرلطف ہو سکتی ہے جس پر شرعی بندش نہیں اس کے لئے ہر وہ شے نامرغوب ہے جسے شریعت نے حرام کیا ہے۔

حرام رزق کی بہت خرابیاں ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اس سے انسان کا دل پتھر ہو جاتا ہے۔ حلال رزق دل کو نرم اور گداختہ کرتا ہے۔ اور اس میں کیف و سرور پیدا کرتا ہے جو دل نرم ہو وہ مخلوق خدا کے لئے مہر و محبت سے معمور رہتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے دل سے اٹھی ہوئی دعا قبول فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ حرام خوری کی دعا کو نہیں سنتے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے ایک مرتبہ فرمایا کہ تو اپنے رزق کو پاک رکھ تیری دعا ہمیشہ قبول ہوگی آپ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی شخص ایسے کپڑے میں نماز پڑھے جس کی قیمت کا دسواں حصہ بھی حرام ہو تو اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

رزق حلال کی طلب کا نیکی اور حیاداری سے گہرا تعلق ہے۔ اس کے برعکس رزق حرام کے راستے برائی اور بے حیائی کی طرف لے جاتے ہیں۔ شیطان بار بار ان راستوں کی طرف لے جاتا ہے شیطان کی پیروی سے بچنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کے سب احکام پر ایمان لانا ضروری ہے جس طرح حرام رزق کو حلال سمجھنا کفر ہے اسی طرح حلال رزق کو حرام گرداننا بھی شریعت سے بغاوت ہے۔ بعض مذاہب کے پیروکاروں نے جائز اشیاء کو بھی اپنے اوپر حرام قرار دے دیا ہے قرآن کریم اس طرز فکر سے منع کرتا ہے اور تلقین کرتا ہے کہ رزق حلال کو بے شک استعمال کرو۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے تمہیں اجازت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی اشیاء سے حلال چیزیں کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا قرار عمل شکر ادا کرو۔

یہ اس بات کی علامت ہوگی کہ تم صرف اسی کی بندگی کرتے ہو جو شخص حلت اور حرمت کے بارے میں الہٰی احکام کو تسلیم نہیں کرتا وہ سرکش ہے بعض لوگ زبان سے تو شریعت کو مانتے ہیں لیکن شریعت کے احکام کو بلا دھڑک ڈھٹائی سے طرح طرح کے بہانوں اور تاویلوں سے بدلنے کی کوشش کرتے ہیں احکام خداوندی میں ایسی باتیں شیطان سکھاتا ہے۔ قرآن شریف میں ہے وان تقولوا علی اللہ مالا تعلمون ۝ مراد یہ ہے کہ شیطان تمہیں تلقین کرتا ہے کہ اللہ پر کہو جو تم نہیں جانتے یعنی جاہلانہ تاویلوں سے باطل کو حق ثابت کرو۔

اس غلط اندیشی کی ایک نمایاں مثال یہود کے ہاں ملتی ہے وہ شیطانی احکام کو خدائی احکام ثابت کرنے میں بہت تیز ہیں جب ان کو قرآن حکیم کا یہ پیغام سنایا گیا۔ کہ حلت و حرمت کے بارے میں احکام خداوندی کی پیروی کرو تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ جن باتوں کا رواج ہمارے باپ دادا کے دور سے چلا آ رہا ہے۔ انہیں کیسے ترک کر دیں۔

یہود کا منشا یہ تھا کہ اگر یہ باتیں خداوند کریم کی طرف سے نہ ہوتیں تو ہمارے بزرگ انہیں اختیار نہ کرتے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اگر ان کے باپ دادا جاہل اور بے ہدایت ہوں تو کیا جب بھی ان کی پیروی کریں گے مراد یہ ہے کہ کسی کی بات کی درستی کا ثبوت یہ نہیں ہو سکتا کہ فلاں قوم اس پر عمل کرتی ہے بلکہ پوری کی پوری قوم کا عمل بھی تب ہی جائز قرار دیا جا سکتا ہے کہ اللہ کی طرف سے اسے جواز حاصل ہو۔ محض اس لئے کسی بات پر اڑ جانا کہ اس پر ہمارے باپ دادا کا یا فلاں قوم کا عمل ہے اہل خرد کا شیوہ نہیں۔ یہود گمراہی پر اس قدر پختہ ہو چکے تھے کہ انہوں نے عقل و خرد اور بینائی سے کام لینا چھوڑ دیا تھا۔

قرآن حکیم اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا کوئی اثر وہ قبول نہیں کرتے تھے۔ گویا گلہ بان کی آواز ہے جو بھیڑ بکریوں کے کانوں میں پڑتی ہے لیکن وہ اس کا مطلب نہیں جانتی۔ یہود وہ بہرے ہیں جو حق بات نہیں سنتے۔ وہ گونگے ہیں جو حق بات زبان پر نہیں لاتے۔ وہ اندھے ہیں جن کو حق کی راہ نظر نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہودیانہ فرقہ سے بچا کر مصطفوی طریقے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: مکالمہ

پیش کئے۔ دعویٰ نبوت کے قتل کے واقعات مانتے تھے جن کو مسلمان حکمرانوں نے قتل کیا تھا۔

مرزا کی ایک دعا جو قبول ہوئی

ماں۔ بیڑا اس کو کسی نے قتل تو کیا مگر ... کو ایسی ذات کی موت دی جس موت کو ... دوسروں کے لئے مانگا کرتے تھے خدا نے وہ دعا انہی کے حق میں قبول کر لی ہے اور میرے گمان میں یہ ایک دعا ہے جو مرزا کی قبول ہوئی اس نے مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں ... دعا کی تھی کہ اللہ ان کو میری زندگی میں طاعون اور ہیضہ وغیرہ کے مہلک امراض سے ہلاک کر دے مگر مرزا کی بیوی بیان کرتی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کو کھانے کے وقت دست آنے شروع ہوئے پہلے تو تھوڑا دیا تے رہے مگر بعد میں ضعف اتنا بڑھا کہ چارپائی ہی کو بیت الخلاء بنا لیا گیا پھر قے آنا شروع ہوگئی قے اور دست دونوں ہیضہ کی علامات ہیں سے ہیں مگر قادیانی امت کہتی ہے کہ ان کو ہیضہ کی علامات میں نہیں ہوئی مگر ہم مرزا صاحب کے سسر کے بقول مرزا صاحب کے قول نقل کئے دیتے ہیں تاکہ قادیانی امت کے لئے اپنے نبی کی بات کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑے مرزا جی کے سسر میر ناصر نواب کہتے ہیں انتقال سے پہلے رات میں مجھکو مرزا صاحب نے فرمایا میر صاحب مجھکو وبائی ہیضہ ہو گیا ہے (حیات ناصر ص ...)

اسلام کا نظامِ عدل

معاشرتی امن وامان اور انصاف کی اعلیٰ روایات کا امین ہے

[illegible]

اسلام عدل وانصاف اور رواداری کا مذہب ہے جو تمیز حقوق وفرائض کی ادائیگی میں اعتدال اور توازن کا حکم کرتا ہے تاکہ کسی کی حق تلفی نہ ہوسکے۔ عدل کا لغوی معنی کسی بوجھ کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرنا ہے اس طرح کہ ان میں ذرہ بھر بھی کمی بیشی نہ ہوسکے اور اصطلاحی معنی یہ ہیں کہ کسی کے ساتھ زیادتی نہ کی جائے اور حقداروں کو ان کے حقوق دیئے جائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(ترجمہ) اللہ عدل وانصاف کا حکم دیتا ہے (النحل)

اور فرمایا "جب تم فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کرو" (النساء)

اسلامی نظام عدل کا دائرہ وسیع ہے یہ صرف عدالتی کارروائی تک ہی محدود نہیں کہ مدعی اور مدعا علیہ دونوں سے انصاف کیا جائے بلکہ تمام شعبۂ زندگی پر حاوی ہے۔ مثلاً والدین سے عدل کرنا بیوی بچوں سے عدل کرنا یعنی ان کے حقوق کی ادائیگی میں تساہل نہ برتنا، ہمسایوں سے عدل کرنا وغیرہ۔ بلکہ کائنات کا تمام نظام ہی عدل پر قائم ہے، سورج وقت پر نکلتا ہے، وقت پر غروب ہوتا ہے، موسم وقت پر آتے جاتے ہیں اور فصلیں وقت پر پکتی ہیں، اگر ان میں عدل نہ ہو اور تغیر وتبدل ہو جائے تو کائنات کا سارا نظام ہی درہم برہم ہو جائے گویا کائنات کا ذرہ ذرہ ہی عدل کا متقاضی ہے اور اسی سے اس کا وجود قائم ہے۔

اسلامی نظام عدل جس جگہ سب سے زیادہ مؤثر ہوتا ہے اس کی سب سے زیادہ ضرورت پڑتی ہے وہ عدالتی معاملات ہیں جن میں حق وباطل، صحیح وسقم اور جائز وناجائز کا پتہ چلتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: جب بات کرو تو انصاف کا پاس کرو (الانعام)

حقیقت یہ ہے کہ کمرۂ عدالت ہی وہ جگہ ہے جہاں اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ کوئی منصف خدا اور آخرت پر کتنا ایمان رکھنے والا ہے اور خوف خدا اس کے دل میں کتنا موجزن ہے۔ اور کمرۂ عدالت کو اس لحاظ سے بھی خاص اہمیت حاصل ہے کہ یہاں سے کئے ہوئے فیصلے معاشرتی امن وامان پر گہرا اثر ڈالتے ہیں، کیونکہ معاشرتی امن وامان اور سلامتی کا دارومدار قانون نافذ کرنے والے اداروں پر ہے اس لئے کہ انصاف بک بھی سکتا ہے اور قاضی سے لغزش بھی ہوسکتی ہے، اور ایسی لغزش جو کسی دھمکی، دباؤ یا لالچ میں آکر قاضی سے ہو جائے، وہ معاشرتی فساد کا باعث بنتی ہے یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے جلیل القدر علماء نے منصب قضا قبول کرنے سے انکار کیا ہے۔ چنانچہ جب عباسی خلیفہ منصور نے امام ابو حنیفہؒ پر منصب قضاء پیش کیا تو انھوں نے انکار کر دیا۔ اس پر اس نے انھیں تیس کوڑے سزا دی۔ حتیٰ کہ خون نکل کر ان کی ایڑیوں تک بہتا رہا (البغدادی)

اسی طرح جب مامون نے امام شافعیؒ کو چیف جسٹس کے عہدہ پر فائز کرنا چاہا تو انھوں نے انکار کر دیا۔

(نزہۃ الناظرین)

اس انکار کی وجہ ظاہر ہے کہ وہ لوگ سمجھتے تھے کہ عدالتی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا نہایت مشکل کام ہے، مگر موجودہ دور میں معاملہ برعکس ہے، کسی عہدہ کو حاصل کرنے کے لئے بڑی بھاگ دوڑ کی جاتی ہے اور ہر جائز وناجائز حربہ استعمال کر کے اسے حاصل کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جو عہدہ "سودے بازی" سے حاصل کیا جائے گا اس میں ذمہ داری کا احساس کم اور "کمائی" کا احساس زیادہ ہوگا، حالانکہ شرعی نقطۂ سے کسی عہدہ کی تمنا کرنا ہی صحیح نہیں، جو شخص اس کی تمنا کرتا ہے وہ اس کا اہل ہی نہیں۔ یہ اسی نااہلیت کا ہی نتیجہ ہے کہ ملک میں انصاف کی حالت نہایت ابتر ہے۔ سستا انصاف ملنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ حکومت کے ارباب حل وعقد اس سلسلے میں بلند وبانگ دعوے کرتے ہیں جنھیں سن کر یہ احساس ہوتا ہے کہ عدل جہانگیری کا دور گویا شروع ہوا ہی چاہتا ہے مگر سب دعوے سراب ثابت ہوتے ہیں، ملک میں ایسے ایسے ہولناک جرائم ہو رہے ہیں کہ خدا کی پناہ! چوری، قتل، ڈکیتی جیسے جرائم تھوک کے حساب سے ہو رہے ہیں۔ حال ہی میں کراچی میں ہونے والے واقعات اس کا واضح ثبوت ہیں۔ ان سب کا انسداد اسلامی نظام عدل کے نفاذ سے ہی ممکن ہے۔ قرآن پاک جو اسلامی دستور حیات کا سرچشمہ ہے اس میں قتل کی سزا قتل بیان کی گئی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے "قتل کے بدلے میں قتل کر دو" (القرآن)

اسی طرح چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

ترجمہ: چور مرد اور چور عورت کا ہاتھ کاٹ دو" (المائدہ)

اسی طرح زنا کی سزا کوڑے لگانا یا سنگسار کرنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو قرآن پاک کی عملی تفسیر ہیں، آپ نے ان تمام سزاؤں پر سختی سے عمل کرایا۔ آپ کے دور میں قاتل کو قتل کی سزا دی گئی، چور کا ہاتھ کاٹا گیا اور زانی کو سنگسار کیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شرعی حدود جاری کرنے میں نہ قرابت داری کا لحاظ کیا اور نہ ہی کسی کی سفارش قبول کی۔ آپ کے دور میں قبیلۂ مخزوم کی ایک عورت فاطمہ کا قصہ مشہور ہے کہ جب اس نے چوری کی تو آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا، جس پر اس کی سفارش کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی قطع کرا دیتا۔ آپ کے

باقی صـ۱۲ پر

عبدالغفور متعلم ہولکمب بری انگلینڈ

مرزا کی کہانی ــــ ماں بیٹے کی زبانی

ایک دلچسپ مکالمہ

ہماری اماں جان ہمیں ہر روز کہانی سناتی تھیں ایک دن وہ کہانی سنا رہی تھیں میرے بھائی عبداللہ نے فرمایا کہ میں قادیان جا رہا ہوں ذرا تھوڑی دیر میرا انتظار کرنا ابھی تھوڑی دیر بھی گذرنے نہ پائی تھی کہ وہ بیت الخلاء سے واپس تشریف لائے میں نے فوراً اماں سے پوچھا کہ بھائی جان تو ٹائلٹ گئے تھے اور کہا میں قادیان جا رہا ہوں اس کا مطلب؟ تو اماں جان نے کہا کہ بیٹا کل کی کہانی میں اس کی تفصیل بیان کروں گی دن بڑے شدت اور انتظار سے کٹا خدا خدا کر کے رات ہوئی تو میں نے اماں جان کو کل کا کیا ہوا وعدہ یاد دلایا تو اماں نے کہا بیٹا قادیان ضلع گورداسپور میں ایک شخص غلام احمد نامی پیدا ہوا تھا اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور وہ اس میں جھوٹا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو ذلیل و رسوا کیا اور ہیضہ کی موت مرا اس کی موت سے عبرت حاصل کرنے کے لیے بیت الخلاء کا نام قادیان ہاؤس رکھا جاتا ہے۔

بیٹا اماں جان یہ نبی کیا ہوتا ہے؟

ماں۔ بیٹا اللہ رب العزت اپنے برگزیدہ بندوں کو دنیا میں اپنی مخلوق کی ہدایت کے لیے بھیجتے ہیں اور یہ لوگ گناہوں سے محفوظ اور معصوم ہوتے ہیں اچھی باتوں کا حکم کرتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں۔

بیٹا۔ ماں یہ کیسے معلوم ہوا کہ یہ شخص جھوٹا ہے؟

ماں۔ بیٹا ہم کو قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں خصائص انبیاء ملتے ہیں جو ہمارے لیے کسوٹی کی حیثیت رکھتے ہیں ہم اسی پر رگڑ کر دیکھتے ہیں جو ان پر پورا اترے وہ صادق اور جو ان کے برعکس ہو وہ کذاب و دجال ہے میں بھی کچھ تمہارے سامنے بیان کرتی ہوں۔

(۱) ہر نبی نے بکریاں چرائیں (بخاری شریف) (۲) انبیاء کی آنکھیں سوتی ہیں مگر دل نہیں سوتا (بخاری شریف) (۳) انبیاء اشراف قوم میں سے ہوتے ہیں۔ ترمذی شریف (۴) انبیاء خائن نہیں ہوتے۔ ترمذی شریف حاشیہ (۵) انبیاء ہمیشہ حلال کھاتے ہیں (قرآن) (۶) انبیاء کا کوئی استاد نہیں ہوتا۔ متفق علیہ (۷) سچا نبی کوئی ترکہ نہیں چھوڑتا (مسلم شریف) (۸) انکا کلام مختصر مگر جامع ہوتا ہے (مشکوٰۃ شریف)۔

بیٹا۔ ماں کیا آپ ہم کو اس کا اور اس کے والدین کا نام بتلائیں گے۔ ماں۔ بیٹا اس کے والدین نے اس کا نام دسوندی بیگ رکھا اور محبت سے سندھی بھی کہتے تھے اب یہ معلوم نہ ہو سکا کہ غلام احمد اپنے والد کا رکھا ہوا نام ہے یا ان کا من پسند ہے اس کے والد کا نام غلام مرتضیٰ دادا کا نام عطا محمد اور پردادا کا نام گل محمد ہے اور والدہ کا نام گھسیٹی اور لقب مرزا چراغ بی بی ہے۔

بیٹا۔ ماں یہ کب پیدا ہوا؟

ماں۔ بیٹا یہ ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب میں پیدا ہوا۔

ناقابل حل معمہ

بیٹا۔ ماں آپ نے ابھی بتلایا کہ انبیاء اشراف قوم ہوتے ہیں تو مرزا صاحب کا خاندان کیا ہے۔

ماں۔ بیٹا میں خود اس معمہ کو حل نہ کر سکی اس لیے کہ مرزا کے بیان میں تضاد ہے کبھی تو لکھتے ہیں مغل برلاس کبھی فارسی الاصل کبھی اسرائیلی کبھی فاطمی اور کبھی چینی الاصل۔

بیٹا۔ ماں میں نے سن رکھا ہے کہ انبیاء کے کلام میں تناقض نہیں ہوتا۔

ماں۔ بیٹا اسی طرح قرآن کریم کی ایک آیت سے بھی تشریح ہے جس میں ہے کہ اگر یہ کلام اللہ کے علاوہ سے ہوتا تو تم اس میں اختلاف پاتے جب نبی کا کلام اللہ کی طرف سے ہوتا ہے جب اللہ کے کلام میں تناقض نہیں تو نبی کے کلام میں بھی نہیں ہونا چاہیے۔

بیٹا۔ ماں آپ مجھے فرماتی رہتی ہیں کہ عہد طفولیت کے ایام کی محنت پر پوری زندگی کا دارومدار ہوتا ہے اس کی بچپن کی زندگی کیسے گذری؟

ماں۔ مجھے ان کے بچپن میں کوئی واقعہ بھی ایسا نہ ملا جو ان کے تابناک مستقبل پر دلالت کرے جب عہد طفولیت کے حالات پڑھے تو سارے ہنسی کے لوٹ پوٹ ہی ہوتی رہی۔

بیٹا۔ ماں ذرا جلدی سناؤ مجھکو نیند آرہی ہے۔

بری دوستی کا نتیجہ

ماں۔ سنو بیٹا ایک دن لڑکوں نے کہا گھر سے میٹھا لاؤ گھر گئے تو وہاں پسا ہوا نمک رکھا تھا والدہ کی بلا اجازت شکر سمجھ کر اس سے جیبیں بھر لیں اور لڑکوں کے پاس پہنچ کر پھانکنا شروع کیا نتیجہ یہ ہوا کہ دم رک گیا اور سخت تکلیف ہوئی (سیرۃ المہدی ص ۲۴۶)

ماں۔ اس سے ہم کو دو سبق ملے (۱) دوست اچھے بنانے چاہئیں (۲) ہر کام بھی کرو بڑوں کے صلاح مشورے سے انجام دو ورنہ مرزا کی طرح نقصان اٹھاؤ گے۔

والدین کا حکم نہ مانو تو؟

ماں۔ سنو بیٹا تم کو دوسرا واقعہ بھی سناتی ہوں ایک مرتبہ مرزا نے اپنی والدہ سے کچھ کھانے کو مانگا ماں نے کہا اور تو کوئی چیز نہیں گڑ ہے کھا لو انہوں نے گڑ لینے سے انکار کر دیا تو ماں نے کوئی دوسری چیز دی اس سے بھی انکار کر دیا مرزا نے زیادہ ضد کی تو ماں نے ناراض ہو کر کہا جاؤ جا کر راکھ سے کھا لو انہوں نے سچ مچ راکھ لے کر کھانا شروع کر دیا۔

بیٹا۔ ماں اس واقعہ سے ہم کو یہ سبق ملتا ہے کہ بڑوں کا کہنا مانو ورنہ ان کی نافرمانی کی وجہ سے اللہ راکھ کھلا دیتے ہیں اور زبان کا ذائقہ ختم اور عقل بھی مسخ کر دیتے ہیں۔

دنیا کا ایک ورق

ماں۔ بیٹا ایک اور واقعہ سنو یہ مرزا غلام احمد بچپن میں چڑیا پکڑا کرتے تھے چاقو نہ ہوتا تو سرکنڈے ہی سے ذبح کر لیتے تھے۔

بیٹا۔ ماں میں نے مفتی محمد شفیع صاحب کی کتاب سیرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں پڑھا ہے کہ انبیاء خود شکار نہیں کرتے ہاں شکار کا گوشت کھا لیتے ہیں۔

ماں۔ بیٹا اس سے بھی یہ معلوم ہوا کہ یہ شخص جھوٹا ہے آج کی کہانی کا وقت ختم ہوا البقیہ کل۔

بیٹا۔ دوستو سارا دن بڑی پریشانی میں کٹا سارا دن اس دجال کے واقعات کو سنا کر خود بھی ہنسا اور دوستوں کو بھی ہنساتا رہا مگر رات کا بڑی شدت کے ساتھ انتظار تھا آج تو عشاء کی نماز بھی جلدی جلدی اپنے ابا اور بہنوں کے ساتھ پڑھی اماں جان ابھی سنت و نوافل کی فراغت کے بعد دعا میں مشغول تھیں ہم سب ماں کے ارد گرد بیٹھ گئے ماں نے ہماری رعایت کرتے ہوئے دعا کو مختصر کر دیا اور فرمایا آج بات کہاں سے شروع کریں۔

بیٹا۔ میں نے جلدی کرتے ہوئے اماں جان سے کہا میں نے ایک کتاب میں حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی یہ روایت کہ سید الخلق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبر ناخواندہ گروہ ہیں نہ لکھنا جانتے اور نہ ہم نے حساب کتاب کرنا سیکھا ہے تو کیا مرزا کا بھی کوئی استاد نہیں؟

ماں۔ بیٹا مرزا قادیانی نے اور ان کے بیٹے نے سیرت المہدی میں لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا جب چھ سال کا تھا ان کے لیے ایک استاد فضل الٰہی نامی جو کہ حنفی المسلک اور قادیان کے ساکن تھے مقرر کیے گئے ان سے قرآن شریف اور چند فارسی کی کتب پڑھیں جب مرزا بارہ سال کے ہوئے تو ایک اور عالم مولانا فضل احمد صاحب جو فیروز والا ضلع گوجرانوالہ کے باشندے تھے مقرر کیے گئے ان سے مرزا نے صرف و نحو کی کتابیں پڑھیں جب مرزا کی عمر ۱۷ یا ۱۸ برس کی ہوئی تو ایک اور عالم دین گل علی شاہ صاحب جو بٹالہ کے مقیمین میں سے تھے مقرر کیے گئے مرزا صاحب نے ان سے نحو منطق اور حکمت اور علم طب حاصل کیا۔

بیٹا۔ ماں اس سے بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ جھوٹا ہے مگر یہ بھی معلوم ہو گیا کہ مرزا بڑا غبی تھا جس نے چھ سال کے عرصہ میں ناظرہ اور چند کتب پڑھیں اور دوسرے چھ سال میں صرف و نحو پڑھی اور نا معلوم منطق حکمت فلسفہ اور علم طب میں کتنا عرصہ گزرا ہوگا علم تفسیر اور حدیث کا تو نام ہی نہیں۔ جو کچھ حاصل کیا وہ بھی ادھورا کسی فن میں دسترس پیدا کی ہی نہیں نیم ملاں خطرہ ایمان کا صحیح مصداق ٹھہرا۔

ماں۔ بیٹا سنا بھی کرو اس طرح مرزا کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے لکھا کہ مولوی الٰہی بخش و ڈسٹرکٹ انسپکٹر نے سیالکوٹ میں منشیوں کے لیے ایک انگریزی کا مدرسہ قائم کیا تھا ڈاکٹر امیر شاہ پنشنر معلم تھے حضرت مسیح موعود نے انگریزی میں ایک دو کتابیں پڑھیں اس لیے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے بعض الہام انگریزی میں ہیں جن میں سے ایک دو تم کو سناتی ہوں۔

(۱) I LOVE YOU (۲) I AM WITH YOU (۳)

I SHELL HELP YOU و۔

چوں چوں کا مربہ جو قادیانی قیامت تک نہ نگل سکیں گے

بیٹا۔ ماں جب یہ شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور اپنے الہام کو وحی کا درجہ دیتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی وحی مخلوق کی نفع رسانی کے لیے ہوتی ہے اس مرزا کے الہاموں میں مخلوق خدا کے لیے کیا فائدہ ہے پھر انبیاء سابقین کی سیرت کا مطالعہ کریں ان پر جو وحی نازل ہوئی ایک زبان میں ہوئی اور مرزا کی شیطانی وحی چوں چوں کا مربہ ہے کبھی اردو کبھی پنجابی کبھی انگریزی کبھی عربی۔

ماں۔ بیٹے ایک اور حیران کن بات سنو دوسری طرف خود مرزا نے قسم کھا کر لکھا ہے کہ قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی کسی استاد سے نہ پڑھا نہ کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے (روحانی خزائن ۳۹۴/۱۳)

بیٹا۔ ماں یہ تو اس کے کلام میں صاف تناقض ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص جھوٹا ہے جب ماں یہ شخص کذاب ہے تو اس کے کلام میں اور بھی تناقض پائے جاتے ہوں گے۔

ماں مجھ کو چند معلوم ہیں۔ میں تم کو سناتی ہوں یہ کہہ کر ماں نے میری طرف دیکھا تو میری آنکھیں لال ہو رہی تھیں ماں نے کہا بیٹا سو جاؤ۔ مجھے خاموشی کے سوا چارہ کار نہ تھا میری آنکھیں نیند کی وجہ سے نہیں بلکہ غصے کی وجہ سے لال پیلی ہو رہی تھیں پیارے دوستو! سارا دن آنکھیں غصے کی وجہ سے لال پیلی رہیں اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تقاضا ہے جب دن کٹا اور رات کا وقت آیا تو ہم پھر ماں کے ارد گرد بیٹھ گئے اور ماں جان سے تناقضات مرزا کے بیان کا مطالبہ کیا۔ کیا یہ بھی حق ہے؟

ماں۔ سنو بیٹا (۱) مسیح موعود کا دعویٰ کرتے ہوئے لکھتے ہیں اب ثبوت اس بات کا وہ مسیح موعود جس کے آنے کا قرآن کریم میں وعدہ کیا گیا ہے یہ عاجز ہی ہے (روحانی خزائن ص[illegible]) اس کا انکار کرتے ہوئے مرزا نے لکھا اس عاجز نے جو مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے (الی ان قال) جس نے یہ ہرگز دعویٰ نہیں کیا کہ میں ابن مریم ہوں۔ (روحانی خزائن ص[illegible])

(۲) نبوت کا دعویٰ کرتے ہوئے مرزا نے رقم کیا سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا (روحانی خزائن [illegible]) اس کا انکار کرتے ہوئے مرزا لکھتا ہے میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر (اشتہار ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء) اور خدا کی پناہ میں کیسے ہو سکتا ہے کہ میں نبوت کا مدعی بنتا ہوں (روحانی خزائن [illegible])

(۳) وفات عیسیٰ پر کلام کرتے ہوئے ان کی قبر کا ایڈریس بتلاتے ہیں۔ مرہی یہ ہے کہ مسیح فوت ہو چکا اور سری نگر محلہ خانیار میں اس کی قبر ہے اس کا انکار کرتے ہوئے رقم کیا ہاں بلاد شام میں حضرت عیسیٰ کی قبر کی پرستش ہوتی ہے اور مقررہ تاریخوں پر ہزارہا عیسائی سال بسال اس قبر پر جمع ہوتے ہیں سو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ درحقیقت وہ قبر عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے (روحانی خزائن [illegible] حاشیہ)

اس طرح بیٹے ان کے اور بھی تناقضات ہیں اس پر ایک مستقل رسالہ بھی مکتبہ دارالعلوم دیوبند سے نکل چکا ہے جو تناقضات مرزا جی کے نام سے موسوم ہے۔

بیٹا۔ امی صاحبہ آپ اس کی جوانی کے کچھ حالات سنا دیں۔

سچا بیٹے اور دھوکہ

ماں۔ بیٹا مرزا کی جوانی کی داستان کا آغاز ایک واقعہ سے ہوتا ہے جو مرزا صاحب کے صاحبزادے مرزا بشیر احمد ایم اے نے سیرۃ المہدی ص ۴۳ پر لکھا ہے کہ مرزا اپنی جوانی کے زمانہ میں اپنے ابا کی پنشن وصول کرنے گئے اور پیچھے پیچھے مرزا کا چچا زاد بھائی مرزا امام الدین بھی چلا گیا جب مرزا نے پنشن وصول کر لی تو اس نے مرزا کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے ادھر ادھر گھماتا رہا جب مرزا نے رنگ رلیاں منا کر تمام رقم خرچ کر ڈالی اور مرزا امام الدین نے بھی داغ مفارقت دے دیا اب مرزا کو گھر والوں کی اور گاؤں والوں کی طعن و تشنیع سے شرم آئی تو بجائے گھر کے سیالکوٹ کی راہ لی اور سیالکوٹ کی کچہری میں نقل نویسی کا عہدہ سنبھال لیا۔ اور حضرت شانی کا خوب بازار گرم کیا اور شہرت خورانی میں اول نمبر آئے۔

بیٹا۔ ماں جان قطع کلامی کی معافی جس کو ۲۰ سال کی عمر میں دھوکہ دیا بلکہ ہمارے امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک ۲۵ سال کے سفیہ کو دانا قرار دے کر اس کو اس کی رقم دے دی جاتی ہے اگر ہم ان کی بات سمجھ لیں تو جس آدمی کو جھٹلایا جاتا ہے وہ نبی نہیں ہو سکتا نبی کی خدا ہر طرح سے حفاظت کرتا ہے اگر نبی کو دھوکہ دیا جانے کا اقرار کر لیا جائے تو پھر نبی کی تمام شریعت کو بھی شیطان کا دھوکہ تصور کرنا پڑے گا۔

ماں۔ بیٹا تم نے اچھی بات کی سنو پھر دیر ہو جائے گی اس کے بعد جب مرزا کی والدہ کا انتقال ہونے لگا تو مرزا غلام مرتضیٰ نے واپس بلا بھیجا مرزا نے قیام سیالکوٹ میں مختاری کا امتحان دیا لیکن شرف کر فیل ہو گئے مگر قانون کے مطالعہ کی وجہ سے کچھ لیاقت ہو گئی تھی باپ نے بیٹے میں مقدمہ بازی کی لیاقت دیکھتے ہوئے مقدمہ بازی کا مشغلہ اپنے بیٹے کے سپرد کر دیا اور بیٹا اس مشغلے میں اتنا منہمک ہوا کہ اگر کوئی خواب دیکھتا تو بھی مقدمہ بازی ہی کے متعلق اس کے بعد ۱۸۷۶ء میں مرزا کے والد کا انتقال ہوا پھر مرزا نے الہام گھڑنے شروع کر دیئے اور لاہور کا رخ کیا اور اپنے رفیق مولوی محمد حسین بٹالوی کے پاس قیام کیا عیسائیوں اور ہندوؤں کے خلاف مطالعہ شروع کر دیا پھر عیسائیوں اور ہندوؤں کے ساتھ مذہبی چھیڑ چھاڑ شروع کی اور پھر اپنی شہرت کو چار چاند لگانے کے لئے اشتہار بازی شروع کر دی تا کہ اسلام اور مصلح امت بن کر قوم کے سامنے آئے اور اپنی کتاب براہین احمدیہ لکھنی شروع کی اور اس کی اشاعت کے لئے مسلمانوں سے مدد طلب کی اور اس کی زیادہ سے زیادہ قیمت وصول کرنے کے لئے اس قسم کے حربے استعمال کئے جن سے پیشہ ور بھکاری بھی عاجز ہیں پھر ترقی کرتے کرتے مہدی پھر مسیح موعود پھر نبوت کا دعویٰ کیا مگر جب ذرا محسوس ہوا کہ کوئی دوسرا نبوت کا دعویٰ کر کے میرے کاروبار میں حائل ہو گا تو خود ہی خاتم النبیین بن بیٹھے۔

بیٹا۔ ماں آپ کی باتوں سے معلوم ہوتا ہے یہ لوگ نبوت کو کسبی سمجھتے ہیں حالانکہ نبوت وہبی چیز ہے اللہ جس کو منتخب کر لیں کسی کی عبادت پر نبوت موقوف نہیں ورنہ شیطان بھی بڑا عبادت گذار تھا۔

ماں۔ بیٹا یہی بات ہے۔

بیٹا۔ ماں جب یہ شخص مدعی نبوت ہے تو پھر اس نے شریعت میں تغیر و تبدل بھی کیا ہوگا۔

قادیانیت کا خلاصہ

ماں۔ بیٹے جب نبوت کا مقصد ہی تفرقہ بازی ہو تو اس کا سب سے پہلا کام مسلمانوں پر ایسی کفر کی مشین گن چلانا ہوگا جس سے قیامت تک کی آنے والی نسلیں نہ بچ سکیں گی۔ اور اس شیطان نے ایسی گالیاں دی ہیں جن سے شیطان نے بھی توبہ کرتے ہوئے کنارہ کشی کی اور محبت کا سب سے بڑا باعث نکاح اسے غیر احمدی مسلمانوں سے حرام قرار دیا اور باہمی الفت اور رابطہ کو بڑھانے کا ذریعہ نماز اس کو بھی غیر احمدیوں کے پیچھے حرام قرار دے دیا مکہ اور مدینہ کے مقابلہ میں قادیان کو لا کر کھڑا کر دیا اور اپنے سالانہ جلسے کو حج کا درجہ دیا اور مسلمانوں کے اندر بے غیرتی اور بزدلی پھیلانے کے لئے جہاد کو منسوخ قرار دیا وہ تمام آیات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تھیں ان کو اپنے اوپر چسپاں کرنے کی ناکام کوشش کی انبیاء اور اہل بیت اور علماء کرام اور پوری امت مسلمہ کی توہین کی۔

بیٹا۔ ماں جب اس شخص کے عقائد مجھ جیسے بچے کو کفریہ معلوم ہوتے ہیں تو ہمارے اکابرین کی نظر میں یہ قادیانی اور قادیانیت کیا ہے؟

ماں۔ بیٹا سنو یہ ایک لمبی داستان ہے قادیانی شیطان سے بڑھ کر ہے کیونکہ شیطان نے ایک نبی کی توہین کی تھی اس نے تمام انبیاء کی توہین کی ہے لہٰذا وہ تمام القاب جن سے شیطان نوازا گیا انشاء اللہ قیامت تک قادیانی بھی نوازا جاتا رہے گا۔

(۱) مفکر اسلام اور مصور پاکستان علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق قادیانیوں کو بے ادب پایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ان کی زبان سے گستاخانہ کلمات سنے (تحریک ختم نبوت ۹۰)

(۲) مولانا ابوالحسن ندوی فرماتے ہیں قادیانیت کی بدولت جدید کا تمام تر میدان مسلمانوں کے اندر ہے اور اس کا نتیجہ ذہنی انتشار اور غیر ضروری کشمکش ہے جو اس نے اسلامی معاشرے میں پیدا کی۔ (قادیانیت ۲۲۳)

(۳) مولانا مفتی محمود فرماتے ہیں قادیانی دجال اور قادیانیت فتنہ عظیمہ ہے (المنتخب القادیانی خصوصی)

(۴) مولانا مفتی محمد شفیع صاحب فرماتے ہیں مرزائی فرقہ ایک عجیب چیستان ہے اس کا دعویٰ اور حقیقت کا پتہ آج تک خود مرزائیوں کو بھی نہیں۔

(۵) حضرت مولانا یوسف لدھیانوی اور حضرت مولانا حافظ محمد استاد دارالعلوم فرماتے ہیں قادیانی زندیق ہے۔ بیٹے مختصر یہ ہے کہ اب پوری امت مسلمہ کی ہر جماعت خواہ کوئی بھی ہو اس بات پر متفق ہے کہ قادیانی جماعت دائرہ اسلام سے خارج اور ایک سیاسی جماعت ہے جس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔

بیٹا۔ ماں یہ شخص کا مذہب ہے اس کو کس نے قتل کیا اس کا انجام

باقی ص ۱۳ پر

قادیانیوں کی ملک دشمنی

صادق فراز بھٹی ایڈووکیٹ

مرزائیت کی پاکستان سے دشمنی لکھنے سے قبل بہتر ہوگا کہ ان کے تاریخی پس منظر کو بیان کیا جائے تاکہ عام قاری کو ان کی ملک دشمنی سمجھنے میں آسانی ہو۔

تاریخ شاہد ہے کہ انگریز سامراج نے ۱۸۵۷ء کی جنگ میں کامیابی کے بعد حریت پسند مسلمانوں سے انتہائی سوزانتقام لیا لیکن ان تمام مظالم کے بعد باوجود آزادی کے متوالوں کے عزم و استقلال میں ذرہ بھر لغزش نہ آئی۔ یہاں تک کہ برٹش گورنمنٹ نے ان لوگوں کو پھانسی کی سزا بھی سنائی لیکن یہ بھی ایک مسلم حقیقت ہے کہ یہ سزا بھی آزادی کی آن پر مر مٹنے والوں کو متاثر نہ کر سکی۔ جب حکمرانوں نے اس کو محسوس کیا تو سزائے موت عمر قید میں تبدیل کر دی گئی ہے

صیاد نے تیرے اسیروں کو آخر یہ کہہ کر چھوڑ دیا
یہ لوگ قفس میں رہ کر بھی گلشن کا نظارہ کرتے ہیں

ڈاکٹر ہنٹر (مشہور انگریز مورخ) یہ سمجھنے میں کامیاب ہو گیا کہ مسلمان جذبہ شہادت سے سرشار ہونے کی وجہ سے پھانسی کی سزا کو اپنے لیے باعث فخر سمجھتے ہیں چنانچہ اس نے اپنی کتاب OUR INDIAN MUSLIMS میں لکھا کہ وہ برطانوی حکومت اس وقت تک مستحکم نہیں ہو سکتی جب تک مسلمانوں میں جذبہ جہاد کی روح باقی ہے۔ بعد ازاں برٹش گورنمنٹ نے پارلیمنٹ کے ممبروں، انگلستانی اخبارات کے ایڈیٹرز اور چرچ آف انگلینڈ کے نمائندوں پر مشتمل وفد تشکیل دیا جن کا کام اس کی تحقیق کرنا تھا کہ مسلمانوں کو کس طرح رام کیا جا سکتا ہے چنانچہ اس وفد نے THE ARRIVAL OF THE BRITISH EMP دی آرائیول آف برٹش ایمپائر ان انڈیا) کے عنوان سے رپورٹ میں لکھا کہ مسلمانوں کی اکثریت اپنے روحانی رہنماؤں اور پیشواؤں کی اندھا دھند پیروکار ہے۔ اگر کوئی ایسا آدمی مل جائے جو الہامی سند پیش کرے تو ایسے شخص کو حکومت کی سرپرستی میں پروان چڑھا کر اس سے برطانوی مفادات کے لیے مفید کام لیا جا سکتا ہے۔ پنجاب کے گورنر نے اس کام کی ڈیوٹی D.C سیالکوٹ کے ذمہ لگائی۔ آخر کار مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کام کے لیے چن لیا گیا۔ موصوف ڈی سی آفس میں ملازم تھا۔ یہ شخص ہر لحاظ سے برطانوی مشن کے لیے موزوں تھا کیونکہ اس کا خاندان پہلے ہی برطانوی سامراج کی خدمت کرتا چلا آ رہا تھا۔ مرزا کے والد غلام مرتضیٰ نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں کی مدد کے لیے ۵۰ گھوڑے بمعہ سوار دے کے بھیجے۔ مرزا صاحب کا بڑا بھائی مرزا غلام قادر مشہور سفاک جنرل نکلسن کی فوج میں شامل رہا (قادیانیت کا سیاسی تجزیہ صفحہ ۱۳)

چنانچہ مرزا صاحب نے مسیحیت، مہدویت اور ابعد ازاں نبوت کا دعویٰ کر کے جذبہ جہاد کو پروان چڑھانے والوں کو حرامی اور قزاق کہا اور مرزا کا کہنا ہے؟ "اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہو جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی جہاد کا انکار ہے (صفحہ ۱۷ ضمیمہ بعنوان "گورنمنٹ کی توجہ کے لائق"، شہادۃ القرآن)

مرزا کے فرزند مرزا بشیر احمد نے باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کہا: "بعض احمق سوال کرتے ہیں کہ اس حکومت کے لیے جہاد کرنا درست ہے کہ نہیں۔ حالانکہ یہ حکومت ہماری ہے۔ اس کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے محسن کی بدخواہی ایک بدکار اور حرامی کا کام ہے!" (الفضل جلد نمبر ۲۷، ۱۳ دسمبر ۱۹۳۹ء)

اس مختصر لیکن جامع BACK GROUND کے بعد ان قزاقوں، غداروں کی پاکستان دشمنی ملاحظہ ہو۔ مرزا بشیر الدین کی قبر پر یہ کتبہ نگار ہا جس پر یہ عبارت درج تھی کہ۔

"جب حالات سازگار ہو جائیں تو میری میت کو یہاں سے نکال کر قادیان دفن کیا جائے"۔ یہ کتبہ قادیانیوں کی نمک حرامی، ملک سے غداری اور ان کے نہاں خانہ دماغ میں چھپے ہوئے مکروہ عزائم کا آئینہ دار ہے۔ واضح رہے یہ کتبہ کچھ عرصہ قبل اتار لیا گیا۔ یہی وہ نکتہ جس سے ان کے سیاسی و خطرناک عزائم کا پتہ چلتا ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ مرزائیوں نے روز اول ہی سے ہندوؤں کی طرح پاکستان کو دلی طور پر قبول نہ کیا تو بے جا نہ ہوگا۔ کیونکہ ان کے نام نہاد خلیفہ دوم کا بیان ان کی جماعت کے آرگن روزنامہ الفضل ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء میں شائع ہوا کہ "ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے، خوشی سے نہیں مجبوری سے اور یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح پھر متحد ہو جائیں"۔ انہی کی سازش کے تحت ضلع گورداسپور کا علاقہ بھارت میں شامل کر لیا گیا۔ اس واقعہ کی تفصیلات کتابوں میں اس طرح ہے جن دنوں حد بندی کمیشن بھارت اور پاکستان کی حد مقرر کر رہا تھا تو قادیانیوں نے اپنا الگ میمورنڈم پیش کیا جس میں قادیان کو VATICAN CITY قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا اس میں اپنی تعداد، مذاہب، سول و فوجی ملازمین کی کیفیت تمام تفصیلات درج کیں واضح رہے اس VOL 1 PAGE NO 469 "PARTITION OF THE PUNJAB" پر تفصیلات لکھی ہوئی ہیں۔ چنانچہ باؤنڈری کمیشن نے اس میمورنڈم سے فائدہ اٹھا کر گورداسپور ضلع بھارت کے حوالے کر دیا۔

وزیر اعظم کا قتل:۔ پاکستان کے وزیر اعظم لیاقت علی خان بے لوث، محب وطن رہنما تھے۔ پاکستان کی تعمیر و ترقی استحکام اور اس کے دفاع کے لیے ملک دشمن طاقتوں کے خلاف موصوف سب سے بڑی رکاوٹ تھے۔ وزیر اعظم کا قتل ملک کی تاریخ کا بڑا سانحہ تھا۔ ہمارے علماء شروع

ہی سے قادیانیوں کو اس کیس میں ملوث سمجھتے تھے لیاقت علی خان کو سید اکبر نے نہیں بلکہ جرمن قادیانی کرنے نے قتل کیا تھا۔ اس حقیقت کا انکشاف پاکستان کے سابق سر اغرساں چیز سارجن ونسنٹ نے کیا (واضح رہے یہ بیان جنگ ۹ مارچ ۱۹۸۶ء اور ہفت روزہ تکبیر کراچی ۹ مارچ ۱۹۸۶ء میں شائع ہوا) وزیر اعظم کو کیوں قتل کیا گیا؟ یہ ایک طویل داستان ہے جس کی تفصیل میں ہم جانا نہیں چاہتے۔ مختصراً عرض ہے۔ وزیر اعظم ان کی ملک دشمنی کو بھانپ گئے تھے اور وہ اپنے قتل چند منٹ بعد وزیر خارجہ سر ظفر اللہ قادیانی کو وزارت سے الگ کرنے کا اعلان کرنے والے تھے۔ جنگ ۱۹۷۵ء میں کامیابی بقول نواب آف کالا باغ محض اللہ کے فضل سے ہوئی ورنہ قادیانیوں میں گہری سازش کے تحت ملک کو تباہی کے دہانے پر کھڑا کر دیا تھا۔ اسی طرح مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں قادیانیوں کا ہاتھ تھا جو کسی سے مخفی نہیں اور اب بھی قادیانی اس موقع کی تاک میں ہیں، جس سے پاکستان کی سالمیت خطرے میں ہو۔ مرزا طاہر قادیانی نے لندن میں ۱۹۸۵ء کے سالانہ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

”اللہ اس ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ چند دنوں میں احمدی دیکھیں گے یہ ملک پاکستان صفحۂ ہستی سے نیست و نابود ہو گیا۔ (بحوالہ آئینہ مرزائیت از میاں احسان باری)

اب مضمون کے آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر کا اقتباس جسے روزنامہ ”آزاد“ لاہور نے مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء کو شائع کیا نقل کر رہا ہوں۔ اس تقریر میں موصوفؒ نے قادیانیوں کو غدار ثابت کرنے کی بڑی مجیب سی کوشش کی تھی، ملاحظہ ہو

”میں اپنی حکومت سے، اپنے وزراء سے، سردار عبدالرب نشتر سے، بصد احترام درخواست کرتا ہوں کہ خدارا آپ اس جھگڑے کو ختم کروا دیجیے۔ آپ مجھے اور مرزا بشیر الدین محمود امیر جماعت احمدیہ دونوں کو بیک وقت گرفتار

باقی صفحہ ۱۲ پر

قادیانیت، کشمیر کمیٹی اور مسئلہ کشمیر!

عبدالوحید قاسمی ——— اسلام آباد

الحمدللہ پورے عالم اسلام کے مسلمانوں کا ختم نبوت پر کامل ایمان ہے اور عقیدے کی بنیادی حیثیت رکھتا ہے اس وقت پورے عالم اسلام نے قانونی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے۔ اور قادیانی اس خطہ کشمیر کو احمدی سٹیٹ بنانے کے لیے شروع سے ہر قسم کے حربے منصوبے اور سازشیں کرتے چلا آ رہے ہیں اور مسئلہ کشمیر صرف اور صرف ان کی غداری کی وجہ سے پیدا ہوا ہے تاریخ اس بات کی شاہد ہے۔ بحیثیت کشمیری ہونے کے ہمارے اندر حفاظت ایمانی، حفاظت ملت، حفاظت خطہ کشمیر کا جذبہ ابھرنا نہ صرف یہ ایک فطری جذبہ ہے بلکہ یہ سچ ہے کہ اگر یہ جذبات ہمارے دلوں میں موجزن نہ ہو تو ہماری اسلامیت ہماری ملی غیرت اور ہمارے جذبہ حب وطنی کا دیوالیہ پٹ جائے اور ہم بے قیمت و بے غیرت ہو کر رہ جائیں گے اس لیے یہ جذبات فطری ہیں۔

کشمیر کمیٹی کا قیام

۲۵ جولائی ۱۹۳۱ء شملہ میں عمل میں آیا۔ اور اس کمیٹی کے صدر مرزا بشیر الدین محمود بنے سیکرٹری جنرل بھی اور اکثر افراد قادیانی تھے۔ کشمیر کمیٹی کے بارے میں اب تک جو تفصیلات منظر عام پر آئی ہیں اور جو حقائق اور شواہد سامنے آئے ہیں ان کے متعلق یہ کہنا ہرگز مبالغہ نہ ہو گا کہ کشمیر کمیٹی کا قیام قادیانیوں کے اپنے مخصوص مقاصد و مفادات کے حصول کے لیے عمل لایا گیا۔ برصغیر کے مسلمانوں کا اہم ترین مسئلہ آزادی کا حصول اور قیام پاکستان تھا۔ لیکن اس پر قادیانیوں کا ردعمل یہ تھا اول تو وہ اس بات کے خواہشمند تھے کہ انگریزی اقتدار برصغیر سے ختم ہی نہ ہو۔ اور اب ان پر یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ انگریزوں کو برصغیر سے رخصت ہونا ہے تو انہوں نے مسلمانان ہند کے مطالبہ کے برعکس برطانیہ اور کانگریس کی ہمنوائی میں متحدہ ہندوستان کی تائید کی۔ کیونکہ ایک مستقل اسلامی ریاست کے قیام کی صورت میں انہیں اپنا وجود ہی ختم ہوتا نظر آ رہا تھا۔

قادیانیوں کا کشمیر کمیٹی قائم کرنا دراصل انگریزوں ہی کی شہ پر تھا۔ قادیانی جماعت ابتداء ہی سے انگریزوں حکومت کی وفادار ترین جماعت رہی ہے اور انہوں نے کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا کہ انگریزوں کے لیے نقصان دہ ہو سکے اس لیے کہ مرزے نے کہا تھا میرا اسلام دو حصوں پر مشتمل ہے نمبر ۱ خدا کی عبادت نمبر ۲ برطانیہ کی وفاداری۔ قادیانیوں کا کشمیر میں انگریزی مفادات کے آلہ کار کی حیثیت سے کام کرنا اس طرز کی پہلی مثال نہ تھی اس سے قبل بھی قادیانی افراد نے انگریزوں کے لیے جاسوسی کا کام سرانجام دیا۔ ریاست جموں و کشمیر وسطی ایشیا پر روسی قبضہ کے بعد برصغیر کی اہم حفاظتی چوکی کی حیثیت اختیار کر چکی تھی اور اس کی اہمیت کے پیش نظر روس کی نگاہیں خاص طور پر اس علاقہ پر لگی ہوئی تھی۔ اس وجہ سے برطانوی حکومت ہند نے مہاراجہ کشمیر کی سرگرمیوں کی نگرانی کے لیے متعدد قادیانی افراد کو مامور کیا۔ ان میں ایک مرزا غلام احمد کے دست راست اور قادیانی تحریک کے اصل دماغ اور مرزا احمد کی وفات کے بعد جانشین حکیم نورالدین بھی تھے جو اس وقت مہاراجہ کشمیر کے طبیب خاص تھے۔ حکیم صاحب نے متعدد سالوں تک انگریزوں کی جاسوسی کے فرائض انجام دیئے اور بالآخر مہاراجہ کشمیر نے ۱۸۹۳ء یا ۱۸۹۴ء میں انہیں مشکوک قرار دے کر معزول کر دیا۔ ہندوستان میں تو قادیانیوں کا انگریزوں کے لیے جاسوسی کرنا ایک عام سی بات تھی۔ یہ اس لیے کہ انگریز جانتے

جاتے ہیں ایک علیحدہ ملک اور خطہ دے کر جائیں یا پھر ہمارا قانونی تحفظ کر کے جائیں۔ اس مقصد سے ان کی نظریں ایک مدت سے کشمیر پر مرکوز تھیں اس لیے کہ قادیانی کوئی ایسا خطہ زمین اپنے لیے خاص کر لینا چاہتے تھے جہاں وہ قادیانی تحریک کا مرکز قائم کر سکیں اور جہاں ان کو کلی طور پر سیاسی اور انتظامی اختیارات بھی حاصل ہوں ایک زمانہ میں قادیانیوں کے نزدیک حیدر آباد دکن وہ مناسب جگہ تھی جہاں ان کی قوت و وقار کا مرکز قائم کیا جا سکتا تھا اس کے بعد کشمیر پر قبضہ کرنے کے خواب دیکھے گئے۔ پاکستان بننے کے فوراً بعد کشمیر کے ساتھ ساتھ صوبہ بلوچستان پر بھی اپنی حکومت قائم کرنے کا منصوبہ بنایا گیا۔ اس کے بعد مرزا بشیر الدین کشمیر پر اپنا اثر و رسوخ وسیع کرنے کے لیے کئی بار کشمیر کا دورہ کیا۔ الفضل ۱۶ر جون ۱۹۳۱ء اور کہا کہ وہاں کے حالات کا بچشم خود جائزہ لیا اور قادیانی تحریک کے لیے راہ ہموار کرنے کی کوشش کی۔ اور مزید کہا کہ کشمیر میں قادیانیت کی تبلیغ کے امکانات روشن نظر آ رہے ہیں تو جب مسلمان لیڈروں کو قادیانیوں کی سازش کا علم ہوا تو ایک وکیل نے کہا کہ وہ تو کسی کشمیر کو نہیں مانتا نہ جانتا ہے ہم تو صرف اپنے امیر کے حکم کی تابعداری کرتے تھے۔

جب کشمیر کمیٹی میں ناکامی ہوئی تو دوسرا ادارہ قائم کرنا چاہا جس کا نام تحریک کشمیر تھا اور اس کی صدارت کیلئے خود علامہ اقبال کے نام کو پیش کیا گیا اور کہا کہ آپ صدارت قبول کر لیں مگر علامہ اقبال اس وقت ان کے برے عزائم سے واقف ہو گئے تھے تو انکار کر دیا۔

کشمیر کمیٹی کی سرگرمیاں تقریباً ۱۹۴۲ء تک جاری رہی ۱۹۳۱ء سے انہوں نے اپنی تبلیغ پھیلانا شروع کر دی تھی۔ اس کمیٹی کی وجہ سے کشمیر کی سیاست میں عملی طور پر حصہ لیا۔ اور اس کمیٹی کی وجہ سے کشمیری رہنماؤں سے براہ راست تعلقات قائم کیے اور ان کو مالی امداد بھی دی۔ اور یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ ۱۹۴۷ء میں محاذ کشمیر میں ایک فوجی دستہ فرقان بٹالین کے نام سے موجود تھا اور پوری جاسوسی کی۔ اور پھر اسی کا یہ بھی نتیجہ نکلا ۴ر اکتوبر ۱۹۴۷ء کو ریاست کشمیر میں جماعت احمدیہ کے صدر خواجہ غلام نبی گل کار سی آزاد کشمیر حکومت کے پہلے صدر بنے۔ خواجہ نے مارشل لاء کے دوران آزاد کشمیر کے صدارتی انتخابات میں بھی کے ایچ خورشید اور موجودہ صدر آزاد کشمیر سردار محمد عبدالقیوم خان کے مقابلہ میں حصہ لیا لیکن صرف چند ووٹ حاصل کیے۔ اور یہ صدارت زیادہ دیر ان کی نہ رہی کہ وہ آزاد علاقہ کے ساتھ ساتھ مقبوضہ کشمیر میں ایک انڈر گراؤنڈ قادیانی حکومت قائم کرنے کے خواب دیکھنے لگے تھے غلام نبی گل کار نے اس سازش کے تحت جس حکومت کے عہدے داروں کے ناموں کا اعلان کیا ان کی اکثریت جماعت احمدیہ کے عقائد سے بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی حد تک تھا (حوالہ کلیم اختر کتاب صفحہ ۱۴۳) گورنر کشمیر، ڈیفنس سیکرٹری، انسپکٹر جنرل پولیس۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس، وزارت تعلیم، وزارت انصاف، وزارت صحت، ڈائریکٹر میڈیکل سروسز اور چیف انجینئر کے عہدے واضح طور پر قادیانی حضرات کے پاس تھے۔

۴۰ سال سے ان کی سازشوں کے نتیجہ میں مسئلہ کشمیر معلق ہے اور اس کی خاطر دونوں ہمسایہ ملکوں میں تو جنگ اور خون ریز تصادم بھی ہوا اور بھارت کو اپنی طاقت کا اندازہ بھی ہو گیا ہوگا۔ کہ اس کی وجہ سے اس کا نظام درہم برہم ہو گیا ہے اور یہ حقیقت ہے۔ لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ بھارت کی حکومت نے ابھی تک پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا ہے اس لیے وہ انتہائی بے حیائی سے اعلان کرتا ہے کہ کشمیر کے بارے میں کہ کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے تمام وعدے بھول جاتے ہیں، لیکن پاکستان کب تک بھارت کا منہ تکتا رہے گا کشمیر کے نوے لاکھ مظلوم انسان کب تک ظلم کی چکی میں پستے رہیں گے اور یہ کس کا نتیجہ ہے اصل میں یہ قادیانیوں کی سازش کشمیر کمیٹی کامیاب ہوئی ہے۔

کشمیر کے خطہ کے متعلق قادیانیوں کے صرف سیاسی ہی مفادات نہیں ہیں بلکہ اس خطے کے متعلق ان کے مذہبی عقائد بھی واسطہ ہیں جس کا مختصر خاکہ پیش کیا جاتا ہے ان کے دلائل کے ساتھ ان کی کتب سے

کشمیر کے متعلق قادیانیوں کے مذہبی عقائد

۲۴ تا ۲۶ر نومبر ۱۹۶۶ء کو قادیانیوں کی طرف سے کوٹلی آزاد کشمیر میں ایک جلسہ ہوا جس میں مسلمانوں نے قادیانیوں سے متعدد سوالات کیے اور ان سوالات کو ایک کتابی شکل میں بعد میں شائع کیا ربوہ سے۔

سوال:۔ مرزا غلام احمد نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ مخفی ہجرت کر کے کشمیر آئے تھے کیا قرآن میں اس کا ثبوت ہے؟

جواب:۔ سورت مومنوں کی اس آیت سے اس کی طرف اشارہ ہے۔ وجعلنا ابن مریم و امہ اٰیۃ واٰوینٰھما الٰی ربوۃ ذات قرار و معین

سوال:۔ کیا تاریخوں سے اس کا ثبوت ملتا ہے کہ عیسیٰ واقعی کشمیر آئے تھے۔

جواب:۔ ہاں ہندوستان کے قدیم لٹریچر اور کشمیر کی قدیم تاریخوں سے اس کا واضح ثبوت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کا ایک نام یوز آسف بھی تھا فلسطین سے کشمیر آئے تھے اور یہاں عرصہ تک تبلیغ کر کے وفات پا کر محلہ خان یار سرینگر میں دفن ہوئے جہاں آج بھی ان کا مقبرہ موجود ہے۔

سوال:۔ اگر عیسیٰؑ کشمیر آئے تھے اور عرصہ تک تبلیغ کی تو پھر یہاں عیسائیت پھیلنی چاہیے تھی کیا اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے۔

جواب:۔ قدیم کشمیر میں عیسائی مذہب موجود تھا اور اسلام سے قبل وہاں تورات، زبور و انجیل پڑھنے اور ان کے مطابق فتوے دینے والے اور احکام عیسائیت جاری کرنے والے ان کی تعلیم دینے والے لوگ موجود تھے مگر جب کشمیر سے اسلام آیا تو لوگوں نے اسلام قبول کر لیا اور مسلمانوں میں شامل ہو گئے۔

حوالہ۔ کتاب جماعت احمدیہ سے متعلق بعض سوالات کے جوابات۔ محمد اسد اللہ قریشی مربی سلسلہ احمدیہ کوٹلی آزاد

باقی صفحہ ۳۰ پر

قادیانی اسلام کے غدار ہیں

۱۹ویں صدی کے اوائل میں جب مغربی استعمار نے برصغیر پاک و ہند کی عظیم مسلم مملکت پر قبضہ کیا۔ تو اس نے اپنے اقتدار کے دائمی تحفظ کے لیے ہندوستان کی مختلف قوموں، طبقوں اور لوگوں کے درمیان نفرت، تعصب، باہمی منافقت اور اختلافات کی خلیج کو وسیع تر کیا۔ اور DIVIDE AND RULE کی پالیسی پر عمل پیرا ہو کر ان میں تنفر اور تشتت کی فضا پیدا کر کے بہت سی غلط فہمیوں کو جنم دیا چونکہ انگریزوں نے اقتدار مسلمانوں سے چھینا تھا۔ اس لیے انہی کو اپنے اقتدار کے لیے خطرہ سمجھتے تھے۔ اس لیے انہوں نے ملت اسلامیہ کی اجتماعیت میں دراڑیں ڈالنے اور جسد ملی میں ناسور پیدا کرنے کے لیے ”قادیانیت“ کو جنم دیا اس گروہ کے بانی مرزا غلام قادیانی نے اپنے انگریز آقا کے اشارے پر فرزندان توحید و رسالت کو گمراہ کرنے کے لیے مجددیت، مسیحیت اور نبوت کا دعویٰ کیا اس نے برٹش حکومت کی خوشنودی کی خاطر کیا کیا بیج بوئے (جس کا ذکر بعد میں ہو گا) جس کے باعث انہیں برطانیہ گورنمنٹ کی تائید و حمایت حاصل ہوئی۔ مرزا لکھتا ہے ملاحظہ ہو!

”میری عمر کا اکثر حصہ انگریزی کی حمایت میں گزرا ہے میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی حکومت کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں، اشتہارات طبع کیے، اگر انہیں اکٹھا کیا جائے تو پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں (تریاق القلوب صفحہ ۱۵، ۱۴)

اس مختصر تمہید کے بعد اب قادیانیوں کی ”اسلام دشمنی“ اور ملک دشمنی، بالترتیب ملاحظہ ہو۔

قادیانیوں کی اسلام دشمنی

قادیانیوں کو ہم کافر، زندیق اور دشمن اسلام سمجھتے ہیں۔ ان کے روح فرسا عقائد اور ان کی نبی آخر زمان، فخر انبیاء، سید دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عالم اسلام کے انتہائی برگزیدہ ہستیوں کے ساتھ طوفانِ بدتمیزی کرنے کی وجہ سے۔

قارئین! یہ میری مبالغہ آرائی نہیں، مبنی برحقیقت ہے۔ ان قزاقوں نے کیا کیا گل کھلائے۔ ذہن و ضمیر پر بوجھ محسوس ہونے کے باوجود محض حوالے کے لیے ان کے جگر شکن عقائد اور گستاخیاں، اختصار کے ساتھ نقل کر رہا ہوں۔ اگر قادیانی احباب نے اس کا بنظر انصاف مطالعہ کیا تو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے راہ ہدایت کھول دے گا۔ ان ارید الا الاصلاح وما توفیقی الا باللہ ۔

قرآن مجید کی توہین: قرآن جو کہ خالق العالمین کی آخری کتاب ہے۔ جسے بنی نوع انسان کے لیے ضابطہ حیات قرار دیا گیا۔ جو حق کے متلاشیوں کے لیے شمع فروزاں ہے جس کی تابانیوں اور ضیا پاشیوں میں ہم زندگی کے تمام مسائل کا حل ڈھونڈ سکتے ہیں جس کا چودہ صدیاں گزر جانے کے باوجود کسی قسم کی تحریف سے محفوظ رہنا بذات خود قرآن مجید کی صداقت حقانیت کا واضح ثبوت ہے اس کے بارے میں قادیانیوں کا کہنا ہے ”قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور یہ سخت زبانی کے طریق کا استعمال کر رہا ہے۔“ (ازالہ اوہام صفحہ ۲۸، ۲۹)

دین اسلام کی توہین: اللہ تبارک تعالیٰ کے نزدیک تمام ادیان عالم میں دین اسلام محبوب ہے۔ اس دین کو اپنے فرماں برداروں (مسلمانوں) کے لیے نافذ کیا ہے۔ واضح رہے اسلام کو قرآن میں پسندیدہ دین قرار دیا گیا۔ قادیانی مذہب اسلام پر شیطانی حملہ کرتے ہوئے کہتے ہیں ”قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کی نبوت کے بغیر دین اسلام ”لعنتی شیطانی مردود اور قابل نفرت ہے۔“ (ضمیمہ براہین پنجم ص ۱۰۳، ملفوظات ص ۱۲۰ جلد نمبر ۱)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین: اس شیطانی گروہ (یعنی قادیانیوں) نے اس نبی المحترم (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان اقدس میں بھی گستاخی کی جو ملت اسلامیہ کے ایمان کے مطابق وجہ تخلیق کائنات تھے۔“ ان بیہودوں کے ایجنٹوں کا کہنا ہے ”مرزا قادیانی کا ذہنی ارتقاء آنحضرت سے زیادہ تھا۔“ (بحوالہ قادیانی مذہب صفحہ ۲۶۶، اشاعت نہم مطبوعہ لاہور) اسی یہ دو اشعار جو ”بدر“ جلد نمبر ۲ شمارہ نمبر ۴۳ قادیان ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو شائع ہوئے۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

حضرت عیسیٰؑ کی توہین: ۔ عیسیٰؑ کو گالی دینے بدزبانی کرنے، جھوٹ بولنے کی عادت تھی اور چور بھی تھے۔“ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵، ۶)

”یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰؑ شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔“ (کشتی نوح صفحہ ۷۵ از غلام احمد قادیانی)

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے (دافع البلاء صفحہ ۲۰)

حضرت امام حسینؓ کی توہین: ۔ (دافع البلاء کے صفحہ نمبر ۱۳ پر مرزا غلام احمد لکھتا ہے ”میں امام حسینؓ سے برتر ہوں۔“ (نزول المسیح صفحہ ۹۹ پر مرزا کا ایک شعر یہ بھی ہے

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

یعنی میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے، میرے گریبان میں سو حسین ہیں۔ یہ تھیں وہ گستاخیاں، جس کی وجہ سے قادیانی ملت اسلامیہ کے نزدیک کافر، زندیق، دشمن اسلام سمجھے جاتے ہیں واضح رہے مندرجہ بالا حوالہ جات راقم نے نمونے

باقی صفحہ ۳۰ پر

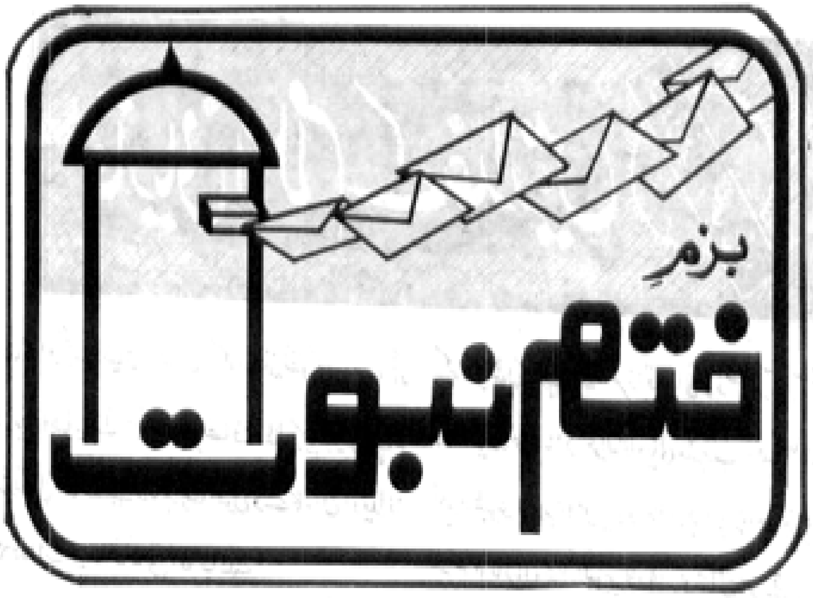

پوری قوم آپ کے ساتھ ہے

عدنان تاج اعوان ——— ایبٹ آباد

میں پہلی بار ہفت روزہ ختم نبوت کی بزم میں شریک ہو رہا ہوں۔ آپ کے رسالے کا مستقل قاری ہوں، میری طرف سے اتنا خوبصورت پرچہ نکالنے پر دلی مبارکباد قبول کریں۔ گستاخانِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف آپ لوگوں نے جو جہاد شروع کیا ہے اس میں آپ اکیلے نہیں بلکہ پوری قوم آپ کے ساتھ ہے میں اس پرچے کے تمام پڑھنے والوں اور اپنے تمام مسلمان بھائیوں سے اس پرچے کی وساطت سے التجا کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے علاقے میں منکرینِ ختم نبوت کے خلاف جہاد کریں اور کم فہم لوگوں کو بھی ان مردودوں کی حقیقت سے آگاہ کریں تاکہ ناخواندہ اور کم سمجھ لوگ ان کے جال میں نہ پھنسیں۔

قادیانیوں کے لئے ایک ہی راستہ

عبدالخالق شیخ ابانڈی ——— ایبٹ آباد

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

حضورؐ رحمۃ للعالمین ہیں، آپؐ خاتم النبیین ہیں، آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں پیدا ہوگا، کیونکہ آپؐ نے خود ارشاد فرمایا کہ "میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔" مگر کئی صدیوں بعد مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور اس کا وہ حشر ہوا جو کسی کا بھی نہ ہوا ہوگا۔ نبوت کے پہلے جھوٹے مدعی مسیلمہ کذاب کو حضرت صدیق اکبرؓ نے قتل کر کے جہنم واصل کر دیا تھا۔ اسی طرح آج بھی مسلمانوں میں وہی دینی اور ایمانی لہر دوڑ چکی ہے، انشاء اللہ یہ لہر قادیانیت کو تباہ و برباد کرنے میں کامیاب ہوگی۔ کیونکہ ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

آج بھی ہو جو ابراہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

تو انشاء اللہ مسلمان ایک نہ ایک دن قادیانیت کو ختم کرنے میں ضرور کامیاب ہوں گے۔

سن لو قادیانیو! مسلمانوں میں اپنا دینی جذبہ پیدا ہو چکا ہے اب دنیا میں تمہارا کوئی ٹھکانہ نہیں۔

بس! ایک ہی راستہ ہے کہ مسلمان ہو جاؤ تو کامیاب ہو جاؤ گے۔

میں نے پہلی مرتبہ پڑھا

قاری محبوب الرحمٰن ضیاء کھمبیلپوری ——— کراچی

میں نے پہلی مرتبہ آپ کا ہفت روزہ رسالہ پڑھا دل کو بہت تسلی ہوئی، میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت نصیب فرمائے۔ بہت ہی اچھا رسالہ نکالنے پر آپ سب مبارکباد قبول کریں اور میری تمام مسلمان بھائیوں سے اپیل ہے کہ وہ یہ رسالہ پڑھا کریں۔

مضامین عمدہ ہوتے ہیں

حافظ عزیز الرحمٰن ہاشمی ——— حرم گیٹ، ملتان

ختم نبوت کا عرصہ سے قاری ہوں۔ مضامین نہایت عمدہ ہوتے ہیں، اتنے عرصے سے بڑھ کر ترتیب پر توجہ فرمائیے، کتابت خاصی باریک ہے

بعض مضامین آپس میں خلط ملط ہو جاتے ہیں۔ آپ جس جرأت و بے باکی سے خرمنِ باطل پر شعلہ باری کر رہے ہیں وہ دن دور نہیں جب باطل کا خرمن خاک کا ڈھیر بن جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ چونکہ ختم نبوت سب کا مسئلہ ہے، لہٰذا بریلوی، اہلحدیث حضرات کے اکابر و اصاغر کے مضامین ضرور شاملِ اشاعت ہوتے رہیں۔ ختم نبوت کے لئے اس کی تائید و حمایت میں جہاں سے کوئی مواد ملے اس کو ضرور شامل اشاعت کیجئے۔ اس بارے میں اپنے پیر مہر علی گولڑوی سے متعلق مضمون چھاپا۔ بہت ہی اچھا لگا۔

پورا ہفتہ انتظار میں گذرا ہے

محمد سلیم تنولی آف مرابلہ، خوردھال ——— کراچی

میں ہفت روزہ ختم نبوت کا دوسرے ماہ سے باقاعدگی کے ساتھ مطالعہ کرتا ہوں جب سے میں نے مطالعہ شروع کیا ہے میری زندگی اور عادتیں اسلامی طریقے کے مطابق ہوگئی ہیں، کیونکہ اس میں اتنی پیاری باتیں اور دل کو نرم کرنے والی ہوتی ہیں کہ ایک پتھر دل انسان بھی موم کی طرح ہو جاتا ہے۔ ایک ہفتے سے دوسرے ہفتے کے رسالے کے لئے اتنی شدت سے انتظار ہوتا ہے، جس طرح انسان پانی کے بغیر نہیں رہ سکتا، میں اپنے ساتھ رہنے والوں کو بھی اس سے آگاہ کرتا ہوں، اور وہ بھی بے حد خوش ہیں۔

ہر ہفتہ ایمان کو گرماتا ہے

ڈاکٹر عبدالرحمٰن ایم بی بی ایس ——— فیصل آباد

ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل پڑھا۔ نہایت اچھا پایا۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔ مولانا! ہم صرف قلمی جہاد پر ہی اکتفا

شہر میں بلکہ قادیانیوں کی کارروائیوں کا ، جہاں تک ہو سکے علی
سدہ باب بھی کریں ۔ جس میں قادیانی افسروں کو ملازمت سے
نکالنا بہت ہی خوب ہے ۔ آپ کا یہ جریدہ انشاء اللہ بہت کاری
ثابت ہوگا ۔ اس کے ساتھ ساتھ عالی اور ادبی دینی حیثیت اور روشناس
کرانے والے مضامین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ،
صحابہ کرام کی قربانیاں اور بزرگان دین کے واقعات ہر ہفتہ
ایمان کو گرماتے ہیں ۔ سچ ہے کہ جب ہمیں اپنوں کا پتہ نہیں ہوگا تو
غیروں کو کیسے پہچان سکیں گے ۔

بہترین تحفہ

عطاء الرحمٰن ——— واہ سیمنٹ فیکٹری

رسالہ کی جتنی تعریف کی جائے اتنی کم ہے ۔ میں تو تمام
قارئین سے یہ اپیل کروں گا اگر وہ کسی دوست کو تحفہ دینا چاہتے ہیں
تو تحفہ دینے کے لئے رسالہ ختم نبوت سے بہتر تحفہ اور کوئی نہیں ۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

محمود ماسا ——— بیرون ملک

دو ہفتہ قبل لاہور سے کراچی آتے ہوئے ریل پر ایک
شخص بڑا خوبصورت رسالہ بیچ فروخت کر رہا تھا ۔ میں نے بھی
اپنے حبیب کی امت میں پیدا فرمایا اور اس امت کو بہترین امت
قرار دیا ——— اور ہمارے پیغمبر کو تمام
پیغمبروں کا امام بنایا ، اب ہم مسلمانوں کا فرض ہے کہ نبی پاک صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہر ادا کی اتباع کریں اور غلام احمد قادیانی کافر کے
خلاف مکمل طور پر جہاد کریں اور اس ناسور کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے
دفن کر دیں ۔ بڑی خوشی ہوئی ہے کہ ہمارے علمائے حق نے بڑی
محنت سے اس رسالہ ختم نبوت کو شائع کر کے یہ بتا دیا ہے کہ ہم
عاشق ہیں ۔ ہم نبی کی عظمت کی خاطر جان دینا فخر سمجھتے ہیں ۔
میری دلی دعا ہے کہ رب العزت اس رسالہ ختم نبوت کو جاری
رکھے اور مزید ترقی عطا فرمائے ۔ آمین ۔

غیرت ایمانی

سلیم اختر آزاد ——— تھانہ

میں الحمد للہ عرصہ دو سال سے پرچہ ختم نبوت کا قاری ہوں
اسے بڑے شوق سے پڑھتا ہوں ، اللہ تعالیٰ اس پرچہ کو دن دُگنی
رات چوگنی ترقی عطا فرمائے ۔ میں سگریٹ ، پان اور ٹھنڈے
مشروب کی دکان کرتا ہوں ۔ مجھے یہ دکان کرتے ہوئے عرصہ چار
سال ہو گئے ، ابتدا میں چند مجبوریوں کی بنا پر شیزان رکھتا تھا ۔
لیکن جب سے میں نے پرچہ ختم نبوت کا مطالعہ شروع کیا اس وقت
سے الحمد للہ مجھے مرزائیوں اور ان کے مشروب شیزان سے سخت
نفرت ہو گئی ہے ، تمام مسلمان غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے
دشمنان ختم نبوت مرزائیوں اور ان کے مشروب شیزان کا مکمل
بائیکاٹ کریں ۔

حکومت کی توجہ کے لئے

محمد صدیق اختر موڑ بفہ کلاں ——— مانسہرہ

آپ کی توجہ انگریز کے نمک خواروں اور وطن عزیز
کے نمک حراموں کے بارے میں دلانا چاہتا ہوں ، جب ان لوگوں

باقی صہ 9 پر

بقیہ : شیاطین کی کانفرنس

امام الشیاطین ! خاک منظور ہے منظور ہے ، کیجئے
سے کچھ نہیں ہوگا ۔ اس کی شخصیت کو بنانے کے لیے تمہیں
پہلے سے زیادہ قربانی دینا پڑے گی ۔ کیا تم اس کے
لیے تیار ہو ؟

شیاطین ! پیارے امام ہم ہر طرح سے
تیار ہیں ۔

امام الشیاطین ! نجی اور رشتی کہاں ہیں ؟
نجی و رشتی بھلا مگ لگا کر پہنچ جاتے ہیں اور
کہتے ہیں ۔ " پیارے امام ہم حاضر ہیں ! "

امام الشیاطین ! جلدی جاؤ اور نورے
بھیروی کو لے آؤ ۔ ساتھ میرے قادیانی شاگرد کا پگڑ
وہاں ہوگا وہ بھی لیتے آنا ۔ نورے بھیروی کی
دستار بندی کرنا ہے ۔

نجی و رشتی ! پیارے امام ابھی جاتے ہیں ۔

دونوں جا کر نورے بھیروی کو ملتے ہیں اور
کہتے ہیں جناب نورجیے ! پیارے امام آپ کو یاد کرتے
ہیں ۔ ہاں یہ بتاؤ نورے ۔ مرزا قادیانی کا پگڑ کہاں
ہے ؟

نورا ۔ پگڑ اندر ہے میں ابھی لاتا ہوں نورا اندر
سے پگڑ لے کر آتا ہے اور نجی کو دیتا ہے ۔ نجی اسے
اخ ... تھو کر کے پھینک دیتا ہے اور کہتا ہے کہ
یہ تو وہی پگڑ ہے جو مرتے وقت مرزے کا تھے
اور دستوں سے آلودہ ہو گیا تھا ۔ اخ ... تھو ۔

نورے ! یہ پگڑ تمہارے سر پر بندھے گا ۔
اسے تم ہی اُٹھاؤ ۔ یہ " سوغات " تمہیں مبارک ۔

الغرض وہ تینوں خراماں خراماں اسٹیج پر پہنچ جاتے
ہیں ۔ امام الشیاطین نورے کو پیار کرتے ہوئے ایک
جانب بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہے اور پھر یہ اعلان کرتا ہے

امام الشیاطین ۔ عزیزو ! عزیزی نورا بھیروی
آگیا ، اب میں اعلان کرتا ہوں کہ آج سے نورا ہمارے
قادیانی شاگرد کا جانشین ہے آپ سب اسے خلیفہ
کے نام سے متعارف کرائیں ۔ جو ہدایات دے اس پر
عمل کریں ۔ اسے کسی قسم کی شکایت کا موقع نہیں ملنا
چاہیئے ۔ اب میں عزیزی نورے بھیروی کی دستار
بندی کرتا ہوں ۔ امام الشیاطین نے مرزا قادیانی کی
غلاظت سے آلودہ پگڑ اُٹھائی اور نورے بھیروی کے
سر پر رکھ دی ۔

پورا پنڈال امام الشیاطین کی جے ، مرزا قادیانی کی
جے ، نورے کی جے کے نعروں سے گونج اُٹھا اور اسی کے ساتھ کانفرنس
برخاست ہو گئی ۔

قارئین ! فیصلہ آپ کریں کہ یہ افسانہ ہے یا
حقیقت ۔ اپنے فیصلے سے مجھے ضرور مطلع کیجئے ۔
(فقط : محمد حنیف ندیم)

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب : سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

وقت کی قدر وقیمت

حافظ محمد خالد، ڈیرہ اسماعیل خان

وقت زندگی کا تانا بانا ہے۔ پیارے بچو اگر آپ نے بچپن کی بھاگ دوڑ میں اسے توڑ ڈالا ہے تو پھر عمر بھر نہ جوڑ سکو گے۔ جتنے ننگے، بھوکے، مفلس آپ دنیا میں دیکھ رہے ہیں یہ سب وہی لوگ ہیں جنھوں نے بچپن میں اپنا وقت ضائع کیا ہے۔ لہٰذا کامیاب جو چاہتے ہو تو وقت کی ہر منزل کو ہمت و ہوشیاری سے طے کرو۔ وقت ضائع کرتے وقت یاد رکھنا چاہیے کہ وقت بھی آپ کو ضائع کر رہا ہے۔ وقت ایسی زمین ہے جس میں محنت کے بغیر کچھ پیدا نہیں ہوتا پوری کوشش کی جائے تو یہ ضرور پھل دیتی ہے، بے کار چھوڑ دی جائے تو خاردار جھاڑیاں اگاتی ہے۔

دنیا کی تمام چیزیں ضائع ہونے کے بعد پھر دستیاب ہو سکتی ہیں لیکن ضائع شدہ وقت یعنی زندگی واپس نہیں آسکتی۔

حج عمر بھر کے گناہوں کا کفارہ ہے

صوفی ہدایت اللہ ۔ بھولے

حج کرنا ہر مسلمان عاقل بالغ صاحب استطاعت پر فرض ہے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا! :

"اللہ کے لیے لوگوں پر اس کا حج فرض ہے جس شخص کو اس گھر تک پہنچنے کی قدرت ہو، اور جو انکار کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا وجہاں سے بے نیاز ہے۔" (بقرہ اور آل عمران)

ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے تم پر حج کرنا لازم ہے۔" (مسلم)

رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا!

"جس نے حج کیا اور کوئی بے حیائی کا کام نہیں کیا اور فسق وفجور سے باز رہا تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوجائے گا جیسے آج پیدا ہوا ہے۔"

ماں کی عظمت

محمد اسد اللہ، حاصل پور پرانا

- جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔
- ماں کے بغیر گھر قبرستان لگتا ہے۔
- ماں اور پھولوں میں مجھے کوئی فرق نظر نہیں آیا۔
- آسمان کا سب سے بہتر، پہلا اور آخری تحفہ ماں ہے۔
- ماں کا پیار سب سے خوبصورت اور بہترین ہے۔
- دنیا کی سب سے حسین شے ماں ہے۔
- دنیا میں کوئی رشتہ ماں سے پیارا نہیں۔
- سخت سے سخت دل کو ماں کی پرنم آنکھوں سے موم کیا جاسکتا ہے۔
- مسرتوں کے ہجوم اور خوشیوں کے تلاطم میں ماں کی عظمت دیکھو۔

عادت کو عبادت کیسے بنایا جائے

مرسلہ محمد ابوبکر ۔ چنیوٹ

پیارے بچو! آپ نے دو لفظ "عادت" اور "عبادت" سنے ہوں گے۔ عادت تو ان کاموں کو کہا جاتا ہے جو روزمرہ زندگی میں ہم انجام دیتے ہیں جیسے کھانا، پینا، سونا، تجارت، ملازمت وغیرہ۔ اور عبادت ان کاموں کو کہا جاتا ہے جو تم اللہ تعالیٰ کا حکم دین سمجھتے ہوئے کرتے ہو۔ جیسے نماز، تلاوت، قرآن، زکوٰۃ، حج، صدقہ خیرات اور اعتکاف وغیرہ کرنا۔ صرف نیت کے پھیرنے ہم عادت کو عبادت میں تبدیل کرسکتے ہیں۔ نیت بہت بڑی چیز ہے اس کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ اگر ایک آدمی سارا دن بھوکا رہے تو اس کے لیے کچھ ثواب نہیں صرف نیت کے پھیرنے سے اسی وقت عبادت میں بدل سکتا ہے۔ کہ روزے کی نیت کرلی جائے۔

کھانا اگر اللہ کی نعمت اور عطا سمجھ کر شکر کرتے ہوئے سنت کے مطابق کھائیں گے تو اس معمولی سی نیت کی تبدیلی سے کھانا کھانا عبادت بن گیا، بھوک ختم ہوگئی اور ثواب بھی حاصل ہوگیا۔ اسی طرح پیاس بجھانے، نیند کرنے اور دیگر تمام عادات کو نیت کی تبدیلی سے عبادت بنایا جاسکتا ہے۔

خلفائے راشدین

ریاض احمد رضا، گورنمنٹ کالج اٹک

○ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ

آپ کا نام عبداللہ لقب صدیق وعتیق اور کنیت ابوبکر تھی۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے آپ کا نام عبدالکعبہ

تھا آپ کے والد کا نام ابو قحافہ عثمان بن عامر، اور والدہ کا نام سلمیٰؓ ام الخیر تھا۔ آپ نے نبوت کے جھوٹے دعوے دار مسیلمہ کذاب کا خاتمہ کیا۔ زکوٰۃ کی وصولی آپ نے شروع کی۔ ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ کو ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن ہوئے آپ پہلے خلیفہ تھے۔

○ حضرت عمر فاروقؓ

آپ کا تعلق بنی عدی جو قریش کا ایک قبیلہ ہے سے تھا۔ آپ دوسرے خلیفہ تھے۔ آپ کا نام عمر کنیت ابو حفص اور لقب فاروق تھا۔ والد کا نام خطاب بن نفیل تھا آٹھویں پشت میں سلسلہ نسب آنحضورؐ سے جا ملتا ہے۔ آپ نے ایک نہر جس کا نام "نہر امیر المومنین" بنوائی۔ جس کی لمبائی ۶۹ میل ہے۔ پولیس کا محکمہ بھی سب سے پہلے آپ ہی نے قائم کیا تھا۔ یکم محرم ۲۴ھ میں ایک پارسی غلام ابو لولو فیروز نے خنجر سے حملہ کر کے آپ کو شہید کر دیا۔ آپ کے عہد خلافت میں عراق، ایران، شام، فلسطین، بیت المقدس اور مصر فتح ہوئے۔ سن ہجری کا اجراء بھی آپ نے کیا۔

○ حضرت عثمان غنیؓ

آپ کا نام عثمان، کنیت ابو عبداللہ تھی لقب ذوالنورین تھا۔ والد کا نام عفان اور والدہ کا نام اروی تھا۔ آپ کا نسب پانچویں پشت میں آنحضرتؐ کے نسب سے جا ملتا ہے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے۔ آنحضورؐ کی دو بیٹیاں حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ یکے بعد دیگرے آپ کے عقد میں آئیں۔ آپ نے قرآن پاک کو سب سے پہلے تیس حصوں میں تقسیم کیا۔ جنہیں سپارے کہتے ہیں۔ مسلمانوں نے سب سے پہلے بحری جنگ آپ کے دور میں لڑی۔ ۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ کو آپ تلاوت کر رہے تھے اسی وقت آپ کو شہید کر دیا گیا۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک ۸۲ سال تھی۔

حضرت نائلہؓ جو کہ آپ کی بیوی تھیں۔ آپ کو بچانے کی کوشش کی جس سے ان کی تین انگلیاں کٹ گئیں۔

○ حضرت علیؓ

حضرت علیؓ کو نقیب اسلام کہا جاتا ہے آپ کا نام علیؓ کنیت ابو تراب اور ابو الحسن تھی اور حیدر کرار آپ کا لقب تھا۔ والد کا نام ابو طالب اور والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد تھا۔ آپ آنحضرتؐ کے چچا زاد بھائی تھے۔ ذوالقرنین بھی آپ ہی کا لقب تھا۔ رسول پاکؐ کی صاحبزادی فاطمۃ الزہراؓ سے آپ کی شادی ہوئی۔ ۱۵ رمضان ۴۰ھ کو آپ پر ابن ملجم نے نماز کی حالت میں حملہ کیا، ۱۷ رمضان ۴۰ھ کو آپ مالک حقیقی سے جا ملے۔

سب سے پہلے صحابہؓ

اسلام علی شاہ فاروقی

◇ سب سے پہلے صحابی مردوں میں سے جو ایمان لائے حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں۔

◇ سب سے پہلے ایمان لانے والے صحابی بچوں میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

◇ سب سے پہلے صحابی ثلث مال میں سے وصیت کرنے والے براء بن معرورؓ ہیں۔

◇ سب سے پہلے صحابی جنت البقیع میں دفن کئے جانے والے انصار میں سے سعد بن زرارہ ہیں۔

◇ سب سے پہلے صحابی مدینہ کو ہجرت کرنے والے ابو سلمہ المخزومی ہیں۔

◇ سب سے پہلے صحابی اذان کو خواب میں دیکھنے والے عبداللہ بن زید انصاریؓ ہیں۔

◇ سب سے پہلے صحابی اذان دینے والے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

◇ سب سے پہلے صحابی جن کی قیادت میں پہلا مال غنیمت حاصل کیا گیا عبداللہ بن جحش ہیں۔

◇ سب سے پہلے صحابی تیر چلانے والے اسلام میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ہیں۔

◇ سب سے پہلے صحابی جو خلیفہ بنے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

قادیانی کافر انگلستان میں

حافظ محمد صادق، گلاسگو۔

ارض پاکستان میں کرواتے انگلستان میں
نبوت قادیان میں اور ہجرت فرنگستان میں
جو نبی کا ملک تو ہے ایک مقدس سرزمیں
ظلی نبی کا مولد و مرگھٹ ہے ہندوستان میں
کوئی نبی نہ آنے کا اب مصطفیٰؐ کے بعد
یہ فیصلہ خدا نے خود دے دیا قرآن میں
کتنی مشابہت ہے قوم لوط سے تیری
کس قدر مطابقت ہے تجھ میں اور شیطان میں
لکھنے کبھی بیٹھا جو کبھی کرسٹن جی
گاہ! غم حلیب میں کبھی مرلی کی تان میں
ہر دو طرف سے دست اور قے ہو گئے رواں
یہ کیفیت تھی موت کی مرزا کی قادیان میں
دشمن کو بھی ایسی سزا خدا نہ دے
سر تو ہو پاخانہ میں اور منہ ہو پائے دان میں
یہ کذاب کا انجام ہے جو چاہے دیکھ لے
ریوڑ خنزیر یا مجلس سگان میں
یہ قطعی الہام بھی پورا نہ ہو سکا
وثوق سے کہا تھا عقد ہو گیا آسمان میں
صادق اپنے بھائیوں کو تم کر دو ہوشیار
قادیان کے خر آ گئے ہیں انگلستان میں

بھلا وہ کیسے پائیں گے؟

قاری عمر خان فاروقی، ہری پور

میں نے پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں میں رکھ دیا ہے

باقی صفحہ ۳۰ پر

دوسرا حصّہ

افسانہ یا حقیقت

شیاطین کی سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس

غدّار کی تلاش

۲۶ منٹ پہلے گرمی پورے جوبن پر ہے۔ دنیا بھر کے شیاطین لاہور برانڈرتھ روڈ پر جمع ہو چکے ہیں شاید آج ان کے لیے کوئی زبردست حادثہ رونما ہونے والا ہے۔ اتنے میں ایک شیطان اعلان کرتا ہے۔

حضرات ! ہمارے امام (امام الشیاطین) تشریف لانے والے ہیں۔ سب کے سب مؤدب ہو کر کھڑے ہو جائیں۔ تمام شیاطین مؤدب کھڑے ہو جاتے ہیں کہ تھوڑی دیر بعد ان کا امام اترتا ہے۔ شیاطین اپنے امام کو پرنام کرتے ہیں۔ وہ ایک طرف خاموشی کے ساتھ بیٹھ جاتا ہے۔ ٹیپی جو کہیں غائب تھا اچانک شیاطین کی صفوں کو چیرتا، سروں کو پھلانگتا اپنے امام کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔ ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی ہے اس خاموشی کو ٹیپی کی ہچکیاں اور سسکیاں توڑ ڈالتی ہیں۔ اور پھر یوں سلسلہ کلام شروع ہو جاتا ہے۔

امام الشیاطین — ٹیپی بیٹے تم رو کیوں رہے ہو یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں؟

ٹیپی — حضور! کیا بتاؤں وہ ہو گیا ہے جس کا انتظار تھا۔

امام الشیاطین — کچھ بتاؤ تو سہی ہوا کیا؟

ٹیپی — حضور! ہمارا پیارا ساتھی جسے ہم نے بڑے اہتمام سے تیار کیا اور بڑے ناز و نعم سے پالا پوسا — اس کے سلسلہ کو چلانے کے لیے خاصے جتن کیے، سرکار انگلشیہ نے بھی اس کے سلسلے کی ترقی کے لیے اپنی تجوریوں کے منہ کھول دیئے اور اس کی ہر طرح حفاظت کی آج وہ ہمارا محبوب ساتھی ہمیں داغ مفارقت دے گیا۔

امام الشیاطین — ہم نے کئی سلسلے شروع کر رکھے ہیں۔ اور ہمارے کئی ساتھی ہیں۔ تم کس کی بات کر رہے ہو؟

ٹیپی — وہی جسے ہم نے سیالکوٹ میں تیار کیا اور اسے قادیان بھیج کر نبی و امام مسیح، مہدی حتیٰ کہ "محمد" اور "احمد" تک کے دعوے کرائے۔

امام الشیاطین — اوہو! تو تم ہمارے قادیانی شاگرد کی بات کر رہے ہو؟

ٹیپی — جی ہاں! اسی کی بات کر رہا ہوں۔

امام الشیاطین — تو اس کو کیا ہوا؟

ٹیپی — جی کیا بتاؤں وہ ہمیں داغ مفارقت دے گیا۔

امام الشیاطین — ساری تفصیل بتاؤ؟

ٹیپی — حضور! بڑے دکھ کی بات ہے۔

آپ کو شاید یہ بات معلوم ہے کہ نہیں کہ وہ پرخور اور کھانے پینے میں انتہائی بے احتیاط تھا جو الم غلم سامنے آتا کھا لیتا۔ آج نہ معلوم اس نے کیا کھایا کہ اسے ہیضہ ہو گیا۔ بس پھر کیا تھا نیچے سے دست شروع ہو گئے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے منہ بھی غلاظت اگلنے لگا اخ۔ تھو۔ بیچارہ بار بار بیت الخلاء جاتا تھا۔ بالآخر اس کی بیوی نے چارپائی کے ساتھ ایک "تسلا" رکھ دیا کیونکہ نقاہت اور کمزوری اتنی ہو چکی تھی کہ بیت الخلاء تک جانا بھی مشکل ہو گیا۔ اٹھنے کی کوشش کرتا چارپائی پر ہی گر پڑتا۔ بڑی مشکل سے تھوڑا سا چارپائی سے اٹھا اور نیچے اترا لیکن دھڑام سے گر پڑا اور سر تڑاخ سے چارپائی میں جا لگا۔ ادھر قے اور دستوں کا سلسلہ جاری تھا ہی۔ بس بیچارہ اپنے ہی پاخانہ اور قے میں چل بسا۔ اخ… تھو۔

امام الشیاطین — اس کی زبان سے آخری الفاظ کیا نکلے؟

ٹیپی — اس کا سسر وہاں موجود تھا۔ اس کو مخاطب کر کے صرف اتنا کہا۔ "میر صاحب! مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے" اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آنکھیں موند لیں۔ غلاظت میں لت پت تھا، ہر طرف تعفن ہی تعفن تھا، اخ… تھو۔ بلکہ میرا خیال ہے جنہوں نے اسے اٹھایا اور اس کے غلاظت سے آلودہ کپڑے اتارے وہ بھنگی معلوم ہوتے تھے۔ کیونکہ کوئی شخص بھی اپنے ہاتھ غلاظت میں آلودہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

امام الشیاطین — ٹیپی بیٹے غضب ہو گیا۔

ٹیپی — جی وہ کیسے؟

امام الشیاطین — یہ جو مُسلے (مسلمان) ہیں ناں آج ان کے ہاں خوشی کی انتہا ہو گی۔

ٹیپی — وہ کیسے جی؟

امام الشیاطین — بات یہ ہے کہ وہ ایک مولوی ثناء اللہ ہے نا امرتسر میں، اس کے نام ہمارے شاگرد نے ایک طویل خط لکھا جس میں بیوقوفی سے یہ بھی لکھ دیا کہ!

"ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی موت مرے اور سچے کی زندگی میں مرے"

وہ پہلے مر گیا اور مرا بھی ہیضے سے — مُسلے (مسلمان) آج خوش ہوں گے۔ ذرا جاؤ شہر میں گھوم

پھر کر آؤ اور پھر مجھے رپورٹ دو — ٹیچی فوراً لاہور شہر میں گھوم پھر کر واپس آتا ہے۔

امام الشیاطین — ٹیچی! تم نے شہر میں کیا دیکھا؟

ٹیچی — حضور! آپ نے ٹھیک ہی فرمایا تھا واقعی شہر میں جشن کا سا سماں ہے۔ یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی ہے اور ہر ایک کی زبان پر یہ شعر گونج رہا ہے ؎

اگر مرزا ہوتا خدا کا نبی
تو ٹٹی میں گر کر نہ مرتا کبھی

اس کے بہت سے پیروکار حوصلہ ہار بیٹھے ہیں مجھے تو یہ سلسلہ ہی ختم ہوتا نظر آ رہا ہے۔ موجودہ صورتحال کو دیکھتے ہوئے میرا دل ڈوب ڈوب جا رہا ہے — ہمیں اس مسئلہ پر کچھ سوچنا چاہیے — حضور! ایک عرض کروں؟

امام الشیاطین — بتاؤ بیٹے! کیا کہنا چاہتے ہو؟

ٹیچی — حضور! کتنی دیر ہو گئی اسے داغ مفارقت دیئے ہم ابھی تک وہاں نہیں گئے۔ بالکل ہی لاتعلق سے ہو گئے — ہمیں اس کی میت کو کندھا دینے کے لیے اس کے پاس ضرور جانا چاہیے۔

امام الشیاطین — ہمارا اس کا رشتہ اس کی زندگی تک تھا اور اس کے پاس ہاتھوں میں لوہے کے گرز اور ہتھوڑے لیے ایک اور مخلوق (فرشتے) پہنچ چکی ہے اور انہوں نے اپنا عمل شروع کر دیا ہے ہم اگر اس کے نزدیک بھی پھٹکے تو ہمارا بھی وہی حشر ہوگا جو اس کا ہو رہا ہے۔

ٹیچی — حضور! جو ہونا تھا ہو گیا اب ہم کو اس کے قائم کردہ سلسلہ کی ترقی کے لیے کچھ سوچنا چاہیے؟

امام الشیاطین — ہاں ہاں! ضرور سوچیں گے۔ لیکن اس کے لیے ہمیں قادیان میں ایک کانفرنس کرنا ہوگی ٹیچی بچے! جاؤ اعلان کر دو جتنے دوست یہاں آئے ہیں وہ سب قادیان چلیں۔ لاش کے ساتھ نہ جائیں بلکہ آگے پیچھے جائیں اور ہاں ایک بات اور یاد آئی، عہدہ داروں کو کہہ دو کہ وہ قادیان میں ایک کانفرنس کا اہتمام کریں تعزیت اور خراج تحسین بھی پیش کیا جائے گا اور آئندہ کا لائحہ عمل بھی تیار ہوگا۔ ٹیچی بچے! دیکھو یہ اعلان اور پیغام سنا کر تم یہیں واپس آ جانا پھر ہم دونوں اکٹھے قادیان جائیں گے — یہ حکم پاتے ہی ٹیچی باہر آیا اور حزب الشیاطین کے کارکنوں کو اکٹھا کر کے یہ اعلان کیا۔

"ساتھیو! آپ کو یہ علم تو ہو گیا ہوگا کہ ہمارا قادیان کا محبوب ساتھی آج ہمیں داغ مفارقت دے گیا۔ وہی ساتھی جس کے سلسلہ کا ہم نے اپنی سابقہ کانفرنس میں اعلان کیا تھا۔ جس نے ہمارے لیے نوکری پر لات ماری اور سیالکوٹ سے قادیان پہنچ کر مہدی، مسیح، نبی، یہاں تک کہ محمد اور احمد ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس نے حزب الشیاطین کے لیے بڑے بڑے کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ بالآخر آج وہ ہم سے بچھڑ چکا ہے — (آہ و بکا اور چیخیں) ہمارے امام نے حکم دیا ہے کہ قادیان میں کانفرنس کا اہتمام کیا جائے۔ ایک طرف اس کے خاندان والے اور اس کے دوست احباب تجہیز و تکفین میں لگے ہوں گے دوسری طرف ہم نے کانفرنس کر کے اس کے قائم کردہ سلسلہ کو چلانے کے لیے غور و خوض کرنا ہے۔ اس لیے آپ تمام حضرات فوراً قادیان روانہ ہو جائیں اور کانفرنس کا اہتمام کریں۔ میں کچھ دیر بعد اپنے امام کو لے کر قادیان پہنچتا ہوں۔"

حزب الشیاطین کے تمام کارکن قادیان کو روانہ ہو گئے اور ایک کانفرنس کا اہتمام کیا۔ جب کہ ٹیچی یہ پیغام پہنچاتے ہی اپنے امام کے پاس پہنچ گیا۔

امام الشیاطین — ٹیچی تم آ گئے؟

ٹیچی — جی آ گیا۔

امام الشیاطین — سب ساتھی قادیان روانہ ہو گئے؟

ٹیچی — جی ہاں! روانہ ہو گئے۔

امام الشیاطین — کیا مرزا کی لاش بھی قادیان روانہ ہو گئی؟

ٹیچی — میرا خیال ہے روانہ کر دی گئی ہوگی۔ لو! وہ درشنی آ گیا اسے علم ہوگا۔

امام الشیاطین — درشنی تم کہاں تھے؟

درشنی — مجھے لاش کے نزدیک تو نہیں جانے دیا گیا۔ میں نزدیک جانے کی کوشش کرتا تو کوئی غیبی تھپڑ لگتا تھا۔ کئی مرتبہ گرتے گرتے بچا۔ پھر میں ادھر ادھر گھومتا رہا۔ بس اسی انتظار میں کہ لاش کب روانہ کی جاتی ہے۔ اب لاش روانہ ہوئی تو میں آپ کو اطلاع دینے کے لیے حاضر ہو گیا ہوں۔

امام الشیاطین — درشنی! تمہیں یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ وہ غیبی تھپڑ فرشتے مارتے تھے۔ اب تمہارے ساتھی (مرزا) کو انہوں نے اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔ اس کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا جا رہا۔ خیر! ہم نے بھی فیصلہ کر لیا ہے کہ اس کے قائم کردہ سلسلہ کو ہر حال میں قائم رکھنا ہے۔ یوں ہے تو یوں ہی سہی۔

بہر حال لاش اب قادیان پہنچ چکی ہوگی۔ چلو اب قادیان چلتے ہیں۔ ٹیچی! اداس کیوں بیٹھے ہو اچھے بچے حوصلہ نہیں ہارا کرتے۔ اٹھو! اور قادیان چلو۔

شیطان اپنے دونوں شاگردوں ٹیچی اور درشنی کے ہمراہ قادیان روانہ ہو جاتا ہے ادھر قادیان میں سب شیطان پہلے ہی جمع ہو چکے ہیں۔ جو ماتمی لباس پہنے ہوئے ہیں۔ اپنے قادیانی ساتھی (مرزا قادیانی)

کے بچھڑنے کا غم ان کے چہروں سے عیاں ہیں۔ شہر کی ایک جانب کانفرنس کا اہتمام کیا جا چکا ہے، سٹیج لگ چکا ہے، دریاں بچھائی جا چکی ہیں پنڈال کے اطراف میں ماتمی جھنڈے لہرا دیئے گئے ہیں اور سب امام الشیاطین کا انتظار ہے ـــ وہ لو! امام الشیاطین اپنے دونوں شاگردوں نجی اور درشنی کے ہمراہ آتا ہوا نظر آرہا ہے۔ تمام شیاطین استقبال کے لیے دست بستہ کھڑے ہو جاتے ہیں جوں ہی وہ نزدیک آیا تو شیطانوں کی جے، مرزا قادیانی کی جے کے نعرے شروع ہو گئے وہ ہاتھ ہلا ہلا کر نعروں کا جواب دے رہا ہے۔ اور سیدھا سٹیج پر پہنچتا ہے۔ سٹیج سیکرٹری اعلان کرتا ہے کہ اب ہمارے امام تشریف لاتے ہیں اور اپنے "زریں" خیالات سے آپ کو نوازتے ہیں۔

امام الشیاطین کا پہلا خطاب

میرے شاگردو! میرا اصل خطاب تو تھوڑی دیر بعد ہوگا اب میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارا قادیانی شاگرد داغ مفارقت دے گیا۔ اس کا گھر ماتم کدہ ہے چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے۔ میرے لیے قادیان پہنچ کر ضروری ہے کہ میں اس کے گھر جاکر اس کے خاندان سے تعزیت کروں اور اس کے بچوں کو دلاسا دوں ـــ اب میں وہاں جا رہا ہوں۔ آپ اطمینان سے بیٹھیں۔ مختلف مقررین اپنے قادیانی ساتھی کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کریں گے۔ میری آمد تک ان کے خیالات سے استفادہ کریں۔ نجی اور درشنی آؤ ہم چلتے ہیں۔

امام الشیاطین کی تعزیت

امام الشیاطین اور اس کے دونوں چیلے سوگوارانہ لباس زیب تن کرکے اور بزرگانہ صورت بنا کر مرزا قادیانی کی حویلی میں پہنچ جاتے ہیں۔ جہاں آہ و بکا کا سلسلہ شروع ہے مرزا کے ساتھی، بچے، اور دوسرے اہل خاندان کا رو رو کر بُرا حال ہے کہ امام الشیاطین اور اس کے چیلوں کے سوگوارانہ لباس، اور بزرگانہ صورت کو دیکھ کر سب خاموش ہو جاتے ہیں اور ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں، امام الشیاطین مرزا کے بیٹے مرزا محمود کو گود میں لے کر پیار کرتا ہے اور اسے تسلی دیتا ہے۔ پھر دوسرے خاندان اور مرزا کے ساتھیوں سے تعزیت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ (یعنی مرزا قادیانی) آپ ہی کا محبوب نہیں تھا ہمارا بھی محبوب تھا۔ آپ سب حضرات خود کو تنہا محسوس نہ کریں۔ میری اور میری جماعت کی تمام ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں بلکہ پہلے سے بھی زیادہ آپ کے ساتھ ہیں۔ یہ کہہ کر امام الشیاطین زور سے چیختا ہے نورا بھیروی (نور دین بھیروی) کہاں ہے؟

نجی اور درشنی بیک زبان! وہ ایک کونے میں غم کے مارے نڈھال پڑا ہے ـــ شیطان یہ سن کر اس کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے۔

"نورے یہ تو نے کیسا حلیہ بنالیا ہے؟"

نورا! جی جناب میں واری واری جاؤں ـــ کاش میری زندگی ان کو مل جاتی ـــ وہ ابھی نہ مرتے۔ مجھے آج تک ایسا صدمہ نہیں سہنا پڑا۔ جتنا ان کی جدائی کا صدمہ اٹھانا پڑا ہے۔

امام الشیاطین! میرا دل چیر کر دیکھو، مجھے تم سے زیادہ دکھ ہے ـ لیکن ابھی بہت سا کام باقی ہے اکیلے نورے حوصلہ نہ ہار ـ اٹھو میرے ساتھ چل ـ ایک خفیہ مشورہ کرنا ہے۔

خفیہ مشورہ

نورے! مجھے جتنا عزیز مرزا قادیانی تھا اتنے ہی تم ہو، بلکہ اگر سچ پوچھو تو تنہا مرزا قادیانی کچھ بھی نہیں تھا۔ یہ تم ہی تھے جس نے اس کو کامیابی سے چلایا۔

نورا ـــ حضور! یہ آپ ہی کا کرم اور ذرہ نوازی تھی ورنہ میری حیثیت کیا ہے۔

امام الشیاطین! اب میں تمہیں اس دوستی کا صلہ دینا چاہتا ہوں۔

نورا ـ جی! وہ کیسے؟

امام الشیاطین ـ اس سلسلہ کو باقی رکھنا ہے اس کے لیے میں تمہیں اس کا جانشین بنانا چاہتا ہوں۔ بولو تمہارا کیا خیال ہے؟

نورا ـ حضور! میں تو حکم کا بندہ ہوں جو خدمت آپ مجھ سے لینا چاہیں گے میں حاضر ہوں۔

امام الشیاطین ـــ اچھا! تو ہم چلتے ہیں کانفرنس ہو رہی ہے۔ ہم تمہیں بلائیں گے فوراً آجانا تمہاری دستار بندی کی جائے گی ـ ٹھیک ہے نا۔

نورا ـ جی! ٹھیک ہے۔

اس کے بعد امام الشیاطین اور اس کے دونوں شاگرد واپس پنڈال میں پہنچ جاتے ہیں، جہاں تمام شیاطین سراپا انتظار ہیں۔ شیاطین نے اپنے امام کا کھڑے ہو کر استقبال کیا۔ فوراً ہی اسٹیج سیکرٹری نے اعلان کیا کہ انتظار کی گھڑیاں ختم ـ اب آپ کے پیارے امام تشریف لا کر اہم اعلان فرماتے ہیں۔

امام الشیاطین کی تقریر

عزیزو! ہماری پارٹی کی یہ دوسری بین الاقوامی کانفرنس ہے اور ایسے وقت میں انعقاد پذیر ہو رہی ہے جب میرا بہت پیارا شاگرد اور آپ کا عزیز ترین ساتھی (مرزا قادیانی) ہم سے جدا ہو گیا۔ اوں۔ اوں آں عزیزو! اب اوں آں کرنے اور رونے دھونے کا کوئی فائدہ نہیں تم نے اس کے مشن کو چلانا ہے اور آگے بڑھانا ہے جیسے اس سے ایک وعدہ کیا تھا کہ!

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
اس وعدہ کو پورا کرنا ہے اور یہ ڈیوٹی تم سب کی ہے کیا یہ ڈیوٹی انجام دو گے؟

شیاطین۔ یک آواز ہاتھ کھڑے کر کے کہتے ہیں۔ ہم ڈیوٹی پوری کریں گے۔

امام الشیاطین۔ شاباش عزیزو! مجھے تم سے یہی توقع تھی۔ اس کے بعد میں اپنے پیارے شاگرد اور آپ کے ساتھی (مرزا قادیانی) کی کچھ اہم "خصوصیات" آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ یوں تو وہ سراپا "خصوصیات" تھا لیکن چند اہم "خصوصیات" یہ ہیں۔

میں نے اس سے کہا کہ اصل دعاوی سے پہلے تم مبلغ اسلام کا لبادہ اوڑھ لینا اور عیسائی پادریوں کے ساتھ نوراکشتی کرنا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ پادریوں سے خوب خوب نوراکشتی ہوئی۔ اس سے مُلّے (مسلمان) دھوکہ کھا گئے اور اس کے گرویدہ ہو گئے۔ پھر میں نے یہ صورت حال دیکھ کر اس سے کہا کہ اب مجدد ہونے کا اعلان کر دو۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ تھوڑی بہت مخالفت ہوئی لیکن کافی حد تک حالات درست ہی رہے۔

پھر میں نے اس سے کہا کہ مسلمان امام مہدی کے ظہور کے قائل ہیں اب امام مہدی ہونے کا دعویٰ کرو۔ اس نے کمال ہوشیاری سے اپنے آپ کو امام مہدی ثابت کیا۔ اس کا کمال دیکھئے کہ قوم کا مغل برلاس تھا لیکن فاطمی سید بن گیا، پھر میں نے اس کی اس فن کاری کو دیکھا تو کہا کہ مُلّے (مسلمان) مسیح ابن مریم کے نزول کے قائل ہیں، اب مسیح بن جاؤ۔ تو اس نے مسیح ہونے کا اعلان کر دیا۔ یہاں بھی کمال دکھاتے ہوئے اس نے کہا کہ میں نصف فاطمی ہوں اور نصف اسرائیلی ہوں۔

پھر میں نے کہا کہ سکھوں کو بھی اپنے ساتھ ملانا ہے اس لیے ایشر الملک جے سنگھ بہادر بن جاؤ تو اس نے یہ دعویٰ بھی کر دیا۔ اس کے بعد ہندوؤں کو ساتھ ملانا تھا اس لیے کرشن اوتار رُدّر گوپال ہونے کا دعویٰ کرایا۔ پھر جب یہاں تک پہنچ گیا تو میں نے اس سے کہا پیارے یہیں تک بس نہیں آگے چلو اور احمد و محمد ہونے کا دعویٰ کرو تم نے بلا چون و چرا یہ دعویٰ بھی کر دیا۔ اور کہا کہ میرے روپ میں احمد اور محمد کی دوسری بعثت ہوئی ہے۔

پھر میں نے اس سے کہا کہ خدا نے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور رسول بھیجے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ان سب کو اپنی شخصیت میں سمو لو اور دعویٰ کرو کہ "جری اللہ فی حلل الانبیاء" تو اس نے یہ دعویٰ بھی کر دیا۔ الغرض جو میں کہتا رہا وہی دعوے کرتا رہا۔ مجال ہے جو کسی دعویٰ سے انکار کیا ہو۔

عزیزو! اس کی مخالفت ہوئی تو میں نے سرکارِ انگلشیہ کو اس کی حفاظت اور خدمت پر لگا دیا اور اس کے لیے میں نے اس سے کہا کہ تم سرکار کی حمایت میں کتابیں اور اشتہارات لکھو اس نے ایسا ہی کیا۔ پچاس الماریاں انگریز کی اطاعت و حمایت میں لکھ ڈالیں جن میں خود کو انگریز کا خود کاشتہ پودا لکھا اور سرکار کے خلاف لڑنے والوں کے خلاف فتوے دیئے اور جہاد کو حرام قرار دیتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا۔

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال!
دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

منسوخی جہاد کے فتوے کے بعد سرکار کی مکمل ہمدردیاں اسے حاصل ہو گئیں اس کا کوئی بال بیکا نہیں کر سکا۔ الغرض میرے کہنے پر اپنا قرآن (تذکرہ) اپنا کعبہ (قادیان) اپنی وحی اپنے صحابی اپنے اہل بیت، اپنی اُمت تیار کر ڈالی۔

عزیزو! اس سے ایک غلطی بھی ہو گئی تاہم وہ غلطی اس کی "خصوصیات" کے سامنے کوئی اہمیت نہیں رکھتی اور وہ یہ تھی کہ ایک دن وہ کچھ اشعار لکھ رہا تھا۔ میں کسی اہم کام سے کہیں چلا گیا۔ اس کے قلم سے یہ شعر لکھا گیا۔

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

دراصل اس نے انسانیت سے نفرت کا اظہار میری اتباع میں کیا کیونکہ مجھے بھی انسانیت سے چڑ ہے اسی لیے میں نے سب سے پہلے انسان آدم کو سجدہ نہیں کیا تھا۔ غلطی اس نے یہ کی کہ خود کو انسان کی نفرت اور عار کی جگہ لکھ ڈالا۔ بہرحال اس کی "خوبیاں" اس کی غلطی پر بھاری ہیں اور میں اس غلطی کو معاف کرتا ہوں اور اس کی "خوبیوں" پر اسے زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

عزیزو! صحیح معنیٰ میں خراج تحسین اسی صورت میں پیش کیا جاسکتا ہے کہ ہم اپنے اس خود کاشتہ پودے کی آبیاری کریں اور اس کی صورت میں مسلمانوں اور انسانیت کے خلاف جو تحریک شروع کی ہے اس کو تندہی اور جانفشانی کے ساتھ جاری رکھیں میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ یہ تحریک جاری رہنی چاہیئے یا نہیں؟

یک زبان پورا مجمع بول اُٹھا۔ "جاری رہنی چاہیئے"

عزیزو! میں ابھی ابھی اس کے (مرزا قادیانی) خاندان سے تعزیت کر کے آیا ہوں۔ میں نے وہاں پر موجود سب سوگواروں پر نگاہ ڈالی اس کی اولاد بھی تھی اس کے پیروکار اور دوست احباب بھی تھے۔ لیکن ان میں کوئی بھی اس کی جانشینی کا اہل نہیں تھا سوائے نورے بھیروی کے۔ وہ اس کا جگری دوست تھا بلکہ اس کے سلسلہ کو اور خود اس کو چلانے میں نورے بھیروی نے اہم کردار ادا کیا۔ میں چاہتا ہوں کہ نورے بھیروی کو اس کا جانشین بنا دوں، تمہاری کیا رائے ہے؟

شیاطین! منظور ہے، منظور ہے۔

باقی صفحہ ۲۳ پر

بقیہ : کشمیر کمیٹی

کشمیر ۱۹۶۶-۱۲-۲۲ یہ ہیں کچھ واقعات و حقائق و تاریخی شواہد کر کشمیر کے متعلق ان کے سیاسی نظریات اور ان کے مذہبی عقائد اس لیے خطہ کشمیر ان کے عقیدے کی وجہ سے بڑی اہمیت حاصل ہے ۔

اور یہی وجہ ہے کہ آج ان دونوں خطوں آزاد کشمیر اور مقبوضہ کشمیر میں قادیانی مکمل طور پر آزاد ہیں اور اپنے سیاسی نظریے اور مذہبی عقائد کی تکمیل کے لیے آئے دن نئے نئے منصوبے سازشیں اور حربے ان خطوں میں کرتے رہتے ہیں

اور یہی وجہ ہے کہ جب آزاد کشمیر کی قانون ساز اسمبلی نے ۲۹/اپریل ۱۹۷۳ء کو ایک بل کی کچھ شقوں کے ذریعہ ان کو غیر مسلم قرار دیا تو قادیانیوں کی طرف سے اس کا جواب دیا گیا اور کچھ ذمہ دار حضرات کو ربوہ طلب کر کے ان کو سمجھایا گیا۔ اس کے بعد قادیانیوں کی طرف ایک کتابچہ شائع ہوتا ہے کہ اس بل کو پاس کرنے والے صرف اور صرف (۹) یا (۱۲) افراد تھے پورے ایوان کی طرف سے یہ بل پاس نہیں کیا گیا جس کا یہ اثر ہوا کہ اس پر عمل نہیں ہوا اور قادیانی آج بھی اس طرح کشمیر میں سازشوں میں مصروف ہیں لیکن صد افسوس کے حکومت آزاد کشمیر نے اس کی تردید ابھی تک نہیں کی۔ وزیر اعظم آزاد کشمیر اور صدر آزاد کشمیر اور تمام ارکان قانون ساز اسمبلی سے مطالبہ ہے کہ تمام کشمیر قوم کی طرف کہ فی الفور اس سابقہ قانون کی توسیع کر کے ان پر عمل اقدام کیے جائیں اور کشمیر میں قادیانیوں کا داخلہ بند کیا جائے ۔ اور ان کی تبلیغ و نشر و اشاعت پر مکمل پابندی لگائی جائے اور سرحدی علاقوں سے ان کو فی الفور نکالا جائے یہ تمام کے تمام بھارت کے جاسوس ہیں ۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ان حقائق اور تاریخی روشنی میں یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ آج تک مسئلہ آزادی کشمیر میں سب سے بڑی رکاوٹ قادیانیوں کے سیاسی اور مذہبی عقائد و نظریات ہیں ۔

بقیہ : نونہالان ختم نبوۃ

لوگ ۔ اللہ کو دوسری چیزوں میں تلاش کرتے ہیں ــــ بھلا وہ کیسے پائیں گے ؟

◇ میں نے اپنی رضا مخالفت نفس میں رکھی ہے لوگ اس کو موافقت نفس میں تلاش کرتے ہیں ــــ بھلا وہ کیسے پائیں گے ؟

◇ میں نے راحت اور آرام کو جنت میں رکھ دیا ہے لوگ اس کو دنیا میں تلاش کرتے ہیں ــــ بھلا وہ کیسے پائیں گے ؟

◇ میں نے علم و حکمت بھوک میں رکھی ہے ۔ لوگ اس کو سیری میں تلاش کرتے ہیں ــــ بھلا وہ کیسے پائیں گے ؟

◇ میں نے اطمینان و سکون قناعت میں رکھا ہے لوگ اس کو دولت میں تلاش کرتے ہیں ــــ بھلا وہ

بقیہ : قادیانی اسلام کے غدار ہیں

کے طور پر تحریر کیے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ... دجال قادیانی کی کوئی سی بھی کتاب پڑھ لیجیے۔ آپ کو مغلظات و منکرات کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنے مخالفین سے حسن کلام ملاحظہ ہو! "ہر مسلمان میری کتابوں کو محبت کی آنکھوں سے دیکھتا ہے بلکن رنڈیوں کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر لگا دی ہے وہ مجھے قبول نہیں کرتے (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷، ۵۴۸) اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۶۰۲ پر مرزا کا تکیہ کلام "کیا تم بھیڑیے بن جاؤ" مختصر یہ ہے کہ مرزا نے اپنے نہ ماننے والوں کو حرامزادہ کتیوں کی نسل کنجریوں کی پیدائش گردانا ۔

اب اختصار کے ساتھ قادیانیت کے ملحدانہ عقائد درج کیے جاتے ہیں ۔

(۱) اسلام کا قطعی عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت خاتم النبیین ہیں۔ اس کے برعکس قادیانی نہ صرف اس کے منکر ہیں بلکہ نعوذ باللہ مرزا غلام احمد کے بغیر اسلام کو مردہ تصور کرتے ہیں چنانچہ مرزا کا کہنا ہے "ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔ اور ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے۔ اس لیے ہم نبی ہیں (ملفوظات مرزا ج ۱۰ ص ۱۲) اس طرح مرزا ایک اور کتاب تتمہ الوحی صفحہ ۶۸ میں کہتا ہے "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اسی نے مجھے بھیجا اور نبی بنایا" قادیانیوں کے ترجمان بدر ۵، مارچ ۱۹۰۸ء میں مرزا کا فرمان "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں" انوار خلافت صفحہ ۶۵ پر بھی ان کا کہنا ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد بھی نبوت کا سلسلہ جاری رہے گا" مرزائیوں کا یہ عقیدہ خلاف اسلام۔ قرآن مجید میں ایسے لوگوں کی تردید کی گئی ہے سورۃ الاحزاب میں واضح کر دیا گیا کہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شئی علیماً یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ اس واضح دلیل کے بعد ضرورت تو نہیں رہتی کہ مزید حوالے دیئے جائیں اگر ذہن کا کوئی گوشہ تاریک رہ گیا ہو تو عرض ہے "حضرت جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا میں محمد اور احمد ہوں، میں ماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹا دیں گے اور میں حاشر ہوں یعنی حشر میرے بعد برپا ہوگا اور میں عاقب ہوں اور عاقب اسے کہتے ہیں جس کے بعد کوئی نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد معجزہ دکھانے کا دعویٰ کفر ہے۔ کیونکہ معجزہ دکھانا نبی کی خصوصیت ہے جبکہ مرزا کا کہنا ہے کہ "میرے معجزات کی تعداد دس لاکھ ہے" (براہین احمدیہ صفحہ ۵۶ از مرزا غلام احمد قادیانی)

(۳) دین اسلام میں جہاد کی بہت فضیلت بیان کی گئی۔ یہاں تک نبی کریم نے فرمایا "جو اس حالت میں مرا کہ اس نے زندگی میں جہاد کیا نہ جہاد کی خواہش تو ایسا شخص منافق مرا۔ جبکہ مرزا مردود نے اعلان نبوت کے بعد جہاد منسوخ کر دیا۔ مرزا نے کہا "دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد وہ منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۱ از غلام احمد)

صراط مستقیم

مولانا ابوالبیان حماد عمری، عمر آباد بھارت

ہیں دلفریب جلال و جمال کے تیور
مری نگاہ تصور میں ہیں کئی منظر

تجلیات پہ مرکوز ہو گئی تھی نظر
بھٹک رہی تھی ذرا سی بھی وہ اِدھر نہ اُدھر

وہ سب کے محسنِ اعظمؐ وہ ہادی و رہبر
نزولِ رحمتِ داور مدام ہو ان پر

فساد و فتنہ کا سرچشمہ ہے نظامِ شر
نظام خیر ہے امن و امان کا محور

بہ حالِ زارِ مسلماں تڑپ رہا ہے جگر
سکوں سے آشنا کب ہو مرا دل مضطر

جہاں میں عام ہے پھر ارتداد فکر و نظر
نہیں ہے عزم و ثبات ابوبکرؓ ہی مگر

جہاں کو پھر کسی فاروقؓ کی ضرورت ہے
ہے منتظر کسی حیدرؓ کا پھر درِ خیبر

کہاں ہے حضرت عثمانؓ کا جذبۂ ایثار
وہ راہ حق میں لُٹانا متاعِ لعل و گہر

خدا کا فضل و کرم ہو وہ شاملِ احوال
تو ہم رکاب ہمارے نہ کیوں ہو فتح و ظفر

ہے خیر و شر میں بہرحال معرکہ برپا
جو شر ہے مدِ مقابل تو خیر سینہ سپر

نصیب ہوتی ہے ہر شخص کو کہاں یہ شئی
خدا کی دین ہے پاکیزگی یہ قلب و نظر

صراط اصل وہی ہے جو مستقیم رہے
غلط ہے اس کے علاوہ ہر ایک راہ گزر

ہے نطق مردِ مسلماں سحاب گوہر بار
نگاہ مردِ مسلماں مثال برق و شرر

نہیں ہے دین میں کچھ امتیازِ شاہ و گدا
نگاہِ دیں میں برابر ہیں اسود و احمر

جو ایک ہاتھ میں قرآن کا چراغ رہے
تفنگ و تیغ بھی درکار ہے بدستِ دگر

ابھی نہ جاگے تو جاگو گے حشر میں لوگو!
سنو! وہ گونج رہی ہے صدائے شام و سحر۔

ابوالبیان اگر سوز و ساز ہو دل میں
تو کیوں نہ ہو گا مری آہِ نیم شب میں اثر؟

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہل خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد کی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کیلئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت اور تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں روپے کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں میں بھی کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے وقف ہیں، مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے اور لاکھوں روپے کا لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تکمیل ہیں لندن میں مرکز ختم نبوت قائم کر دیا گیا ہے اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کرنیکی کوششیں شروع ہیں اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات ازکواۃ، صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں گے۔ واجرکم علی اللہ ۔ والسلام علیکم ورحمتہ اللہ

(فقیر) **خان محمد**
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان
فون ۔ ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
ایم اے جناح روڈ پرانی نمائش کراچی ۳
فون ۔ ۷۱۱۹۲۱

کراچی والے حضرات اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹ ــــ الائیڈ بینک کھوڑی گارڈن میں بھی جمع کرواسکتے ہیں